خیر الناس من ینفع الناس

ماہنامہ فیض الاسلام
راولپنڈی

اگست 2025ء بمطابق صفر المظفر 1447ھ

Monthly
FAIZ-UL-ISLAM
Rawalpindi ABC

August 2025

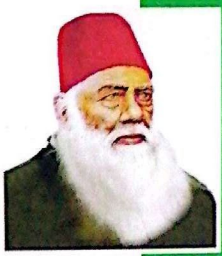

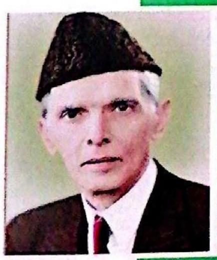

طلوع صبح آزادی

14 اگست 1947ء

27 رمضان 1366ھ

زیر سرپرستی انجمن فیض الاسلام راولپنڈی

جدوجہد آزادی

منفرد مسلم تمدن

برصغیر جنوبی ایشیا میں اسلامی اقدار اور مقامی روایات کے امتزاج سے ایک منفرد مسلم تمدن نمو پذیر ہوا جو مسلمانوں کی الگ شناخت اور قومیت کی بنیاد بنا۔

تجدید قومیت

اکبر کے عہد میں دین الٰہی کے ذریعے غیر مسلموں اور مسلمانوں کو ایک قوم کی حیثیت سے مدغم کرنے کی کوشش کی گئی مگر یہ کوشش مسلمانوں کی نشاۃ الثانیہ کے پیش رو حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اصلاحی اور تجدیدی تحریک نے کچل کر رکھ دی۔

دو قومی نظریہ

برصغیر جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کے عظیم مصلح اور مدبّر سر سید احمد خان نے مسلمانوں اور ہندوؤں کو تمدنی تفاوت کی وجہ سے دو الگ قومیں قرار دے کر دو قومی نظریہ کی بنا ڈالی۔

مسلم ریاست کا تصور

مسلمانوں کے عظیم مفکر اور قومی شاعر علامہ محمد اقبال نے برصغیر جنوبی ایشیا کے منفرد مسلم تمدن کی بنا پر ہندوستان یا برصغیر جنوبی ایشیا کے مسلم اکثریت کے علاقوں پر مشتمل الگ مسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔

مسلم ریاست کا مطالبہ

دور برطانیہ کے بنگال کے وزیر اعظم مولوی اے۔ کے فضل الحق نے قائد اعظم محمد علی جناح کی زیر صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے برصغیر جنوبی ایشیا میں مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل الگ مسلم ریاست کے قیام کا مطالبہ کیا۔

مسلم ریاست کا نام

اس وقت کے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک طالب علم رہنما چوہدری رحمت علی نے پنجاب کے ''پ''، اباسین یا افغانیہ (موجودہ خیبر پختون خواہ) کے ''الف''، کشمیر کے ''ک''۔ سندھ کے ''س'' اور بلوچستان کے ''تان'' کو ملا کر مجوزہ مسلم ریاست کے لیے پاکستان کا نام تجویز کیا۔

مسلم ریاست کا قیام

قائد اعظم محمد علی جناح نے برصغیر جنوبی ایشیا کے تمام علاقوں کے مسلمانوں کو مسلم تمدن کی بنیاد پر ایک قوم کی حیثیت سے منظم کر کے حصول پاکستان کی جدوجہد کی قیادت کی اور اپنے استدلال اور استقلال سے انگریز حاکموں اور غیر مسلم لیڈروں کو قائل کر کے پاکستان کے قیام کو ممکن بنایا

CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان اور دیگر اہم ممالک میں پڑھا جانے والا کثیر الاشاعت دینی و علمی مجلہ

اسلامی شعائر، ثقافتی اقدار، تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاح و بہبود کا داعی

آغاز اشاعت 1949ء

بانی مدیر راجہ غلام قادر (مرحوم)

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی

جلد نمبر 77	اگست 2025ء بمطابق صفر المظفر ۱۴۴۷ھ	شمارہ نمبر 8

مجلس ادارت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	مدیر اعلیٰ
راجہ محمد صابر حسین	مدیر منتظم/ طابع و ناشر
قاری خورشید احمد	مدیر
محمد بدر منیر	مدیر رابطہ کاری

مجلس مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	(صدر)
محترمہ اظہار فاطمہ	(سینئر نائب صدر)
لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	(نائب صدر اول)
انجینئر صلاح الدین رفاعی	(نائب صدر دوم)
گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)	(جنرل سیکریٹری)
طاہر ضیاء	(جوائنٹ سیکریٹری)
راجہ محمد صابر حسین	(سیکریٹری مالیات)
محمد بدر منیر	(سیکریٹری نشر و اشاعت)

مندرجات

ارشادات		۲
حمد	شاہد لطیف	۳
نعت	ندیم ہاشمی	۴
اداریہ	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	۵
القرآن	مفتی محمد شفیعؒ	۷
درسِ حدیث	شیخ الحدیث فضل الرحیم اشرفی	۱۲
قرآن مجید کا تعارف	مولانا صدر الدین الرفاعی	۱۶
یتیم کی عظمت قرآن کی نظر میں	قاری خورشید احمد	۲۰
آزادی اور تعمیر وطن میں مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کی بے مثال خدمات	ڈاکٹر پروفیسر ریاض احمد	۲۴
14 اگست۔ یوم آزادی	لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	۲۶
گلزار دینہ	محمد شاہد رانا	۲۷
یوسف ہارون		۳۴
اطلاعات انجمن	مرتب: تاج محمد جان	۳۹

رسالے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

زر اشتراک: پاکستان فی پرچہ 100 روپے، سالانہ 1000 روپے

طابع و ناشر: راجہ محمد صابر حسین فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی
مقام اشاعت اقبال روڈ راولپنڈی، فون صدر دفتر: ۵۵۳۲۹۰۹،۵۷۷۲۹۰۹
فیض آباد: ۴۵۷۵۶۸۸-۴۵۷۵۶۸۷ مندرہ: ۰۵۱-۳۵۹۱۷۰۵

E-Mail:appnaghar2002@yahoo.com & faiz-ul-islam@anjumanfaiz-ul-islam.com

Web site:http://www.afir.org.pk

CamScanner

القرآن

''اے نبیؐ! لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اپنا مال کہاں خرچ کریں؟ آپؐ کہہ دیں کہ جو مال خرچ کرو وہ والدین، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو، اور تم جو بھلائی بھی کرو گے، اللہ اسے جانتا ہے''۔ [سورۃ البقرہ: آیت ۲۱۵]

فرمان رسول ﷺ

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ عزوجل قیامت کے دن کہے گا ''اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تُو نے نہیں کھلایا۔ تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھلاتا جب کہ تو سب لوگوں کی پرورش کرنے والا ہے۔ اللہ کہے گا: کیا تجھے خبر نہیں تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا، لیکن تو نے اسے نہیں کھلایا؟ کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تو اسے کھلاتا تو اپنے کھلائے ہوئے کھانے کو میرے ہاں پاتا''۔ (صحیح مسلم: ۲۵۶۹)

قائداعظم نے فرمایا

اسلام اور اس کی بلند نظری نے جمہوریت سکھائی ہے، اسلام نے مساوات سکھائی ہے۔ ہر شخص سے انصاف اور رواداری کا حکم دیا گیا ہے۔ کسی بھی شخص کے پاس کیا جواز ہے کہ وہ عوام الناس کے لیے انصاف، رواداری اور دیانتداری کے اعلیٰ معیار پر مبنی جمہوریت، مساوات اور آزادی سے گھبرائے۔

(کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب۔۔۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء)

فرمودۂ اقبال

مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا، زورِ حیدرؓ، فقرِ بوذرؓ، صدقِ سلمانیؓ
ہوئے احرارِ ملت جادہ پیما کس تجمل سے
تماشائی شگافِ در سے ہیں صدیوں کے زندانی
ثبات زندگی ایمانِ محکم سے ہے دنیا میں
کہ المانی سے بھی پائندہ تر نکلا ہے تُورانی

حمد

شاہدہ لطیف

ہر مکاں اور لامکاں تُو ہے
درحقیقت یہاں وہاں تُو ہے
کب کیا رُوح کا سفر میں نے
کیا بتاؤں کہاں کہاں تُو ہے
بندھا آتا ہے ذِکر سانسوں سے
ہر نفس تُو سُرورِ جاں تُو ہے
کیوں کہوں مہرباں! ستارے کو
مہر سے بڑھ کے مہرباں تُو ہے
اس تعلق کو لوگ کیا جانیں
میرا دل تُو، مری زباں تُو ہے
میں ہوں قطرہ مگر نگہ میں نہیں
اس میں کیا شبہ، بے کراں تُو ہے
نہ مسیحا مجھے کوئی درکار
میرا درماں، میری اماں تُو ہے
کارِ پرواز ہے ہر اِک ذرّہ
جب مرا میرِ کارواں تُو ہے
میں نے ہمت کبھی نہیں ہاری
ہے مرا حوصلہ جواں، تُو ہے

نعت

ندیم ہاشمی

شفقتوں سے بھرا جہان ملا
مجھ کو ہستی کا سائبان ملا

کیا تمازت جلا سکے گی اُسے
آپ ﷺ کے سائے سے جو آن ملا

ایک مرکز ملا محبت کا
اپنی منزل کا اِک نشان ملا

فخر کرتا ہوں، شکر کرتا ہوں
اپنے آقا ﷺ کا ایسا مان ملا

تذکرے ہیں تمام عالم میں
قُدسیوں میں یہاں بیان ملا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

محترم قارئین کرام!

اگست کا مہینہ انجمن فیض الاسلام اور ملک وقوم کے لیے انتہائی اہم مہینہ ہے اس مہینہ میں 14۔اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا لیکن اس سال کا اگست ایک اور انداز سے اہمیت کا حامل ہے کہ حال ہی میں بھارت کے ساتھ جنگ میں پاکستان کو 10۔مئی 2025ء کو اللہ کی مدد، پاکستانی افواج کی جرأت و بہادری اور پاکستانی قوم کی نظریاتی ہم آہنگی کی وجہ سے اپنے سے دس گنا بڑے دشمن پر فتح حاصل ہوئی اس طرح پاکستان علامہ اقبالؒ کے خوابوں اور قائداعظم محمد علی جناحؒ بانیِ پاکستان کی کاوشوں کی وجہ سے معرضِ وجود میں آیا تو تقریباً 78 سال بعد ایک بڑی کامیابی حاصل ہوئی کہ اپنے ازلی دشمن کو نہ صرف شکست دی بلکہ جنگ میں فتح کی وجہ سے پاکستان کو نہ صرف جنوبی ایشیاء، سنٹرل ایشیاء اور عربی دنیا بلکہ تمام دنیا میں عزت کا مقام ملا جس پر ادارہ انجمن فیض الاسلام اپنے تمام ارکان اور قارئین کرام کو مبارک باد پیش کرتا ہے۔اسی وجہ سے پاکستانی قوم آج کا یومِ آزادی کے موقع پر سر اٹھا کر اور بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہو کر جشن منا رہی ہے۔

ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اندرونی طور پر قوم جن مسائل کا شکار ہے اللہ تعالیٰ انہیں حل کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔دشمن کے عزائم کو خاک میں ملائے اور پاکستانی قوم کے مختلف طبقوں کو محبت و پیار

اور نظریاتی ہم آہنگی کے جذبے سے سرشار کرے۔اللہ تعالیٰ پاکستان کو اندرونی اور بیرونی طور پر ایک مضبوط ملک بنائے۔حکومت کو عوامی مسائل حل کرنے کی توفیق دے۔غربت کا خاتمہ ہو اور معاشی طور پر پاکستان ایک خوشحال ملک بنے۔امید ہے کہ پاکستان جلد ہی یہ منزل پا لے گا اور ہمارے حکمرانوں کو توفیق دے گا کہ وہ ملک وقوم کی بہتر انداز میں خدمت کرسکیں۔(آمین ثم آمین)

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد

(تمغۂ امتیاز)

مدیر اعلیٰ

قسموں کو پورا کرنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو سات چیزوں کا حکم فرمایا۔"جنازوں کے پیچھے چلنا، بیماروں کی مزاج پرسی کے لیے جانا، چھینک کا جواب دینا،(یعنی جس وقت کوئی چھینکنے والا شخص الحمد للہ کہے تو اس وقت یرحمک اللہ کہنا)اور جب کوئی شخص دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا،اور مظلوم کی مدد کرنا(یعنی جس شخص پر ظلم ہوا ہو یا ظلم ہو رہا ہو تو اس کی مدد کرنا جس طریقہ سے بھی ممکن ہو سکے)اور قسموں کو سچا کرنا(جائز قسم کھانے کے بعد اس کو پورا کرنا)،سلام کا جواب دینا۔

(سنن نسائی شریف باب ابرار القسم)

القرآن

عنوان: صلہ رحمی کرو

سورۃ النساء: آیت نمبر 1

مفتی محمد شفیعؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ [سورۃ النساء: آیت نمبر:1]

ترجمہ:۔اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اس نے پیدا کیا اس کا جوڑا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطہ سے سوال کرتے ہو آپس میں اور خبردار ہو قرابت والوں سے بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

تفسیر:

سورۃ آل عمران کی آخری آیت تقویٰ پر ختم ہوئی سورۃ النساء بھی حکمِ تقویٰ سے شروع ہو رہی ہے، پہلی سورۃ میں بعض غزوات اور مخالفین کے ساتھ برتاؤ کرنے اور غزوات کے سلسلہ میں مالِ غنیمت حاصل ہونے پر خیانت کی مذمت، اور بعض دیگر امور کا ذکر تھا، اس سورۃ کے شروع میں اپنوں سے میل جول یعنی حقوق العباد سے متعلق احکام ہیں، مثلاً یتیموں کے حقوق، رشتہ داروں اور بیویوں کے حقوق وغیرہ، لیکن حقوق کچھ تو ایسے ہیں جو قانونِ انضباط میں آسکتے ہیں، اور ان کی ادائیگی بزور قانون کرائی جاسکتی ہے، جیسے عام معاملات بیع وشراء، اجارہ ومزدوری کے ذریعہ پیدا ہونے والے حقوق، جو باہمی معاہدات اور صلح کے ذریعہ طے ہوسکتے ہیں، اگر کوئی فریق مقررہ حقوق کی ادائیگی

میں کوتاہی کرے تو بزور حکومت بھی دلوائے جاسکتے ہیں، لیکن اولاد، والدین، شوہر اور بیوی و یتیم بچے جو اپنی تحویل میں ہوں، اور دوسرے رشتہ داران کے باہمی حقوق جو ایک دوسرے پر عائد ہوتے ہیں، ان کی ادائیگی کا مدار، ادب، احترام، دلداری، ہمدردی اور دِلی خیرخواہی پر ہے، اور یہ ایسی چیزیں ہیں جو کسی کانٹے میں تولی نہیں جاسکتیں، اور معاہدات کے ذریعہ بھی ان کی پوری تعیین مشکل ہے، لہٰذا اُن کی ادائیگی کے لیے سوائے خوفِ خدا اور خوفِ آخرت کے کوئی دوسرا ذریعہ نہیں، جس کو تقویٰ سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور حقیقت میں یہ تقویٰ کی طاقت حکومت اور قانون کی طاقت سے کہیں زیادہ ہے، اس لیے اس سورۃ کو امر بالتقویٰ سے شروع فرمایا، اور ارشاد ہوا:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ ، یعنی اے لوگو! اپنے رب کی مخالفت سے ڈرو، اور شاید یہی وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو خطبہ نکاح میں پڑھا کرتے تھے، اور خطبہ نکاح میں اس کا پڑھنا مسنون ہے، اس میں یہ بات بھی قابلِ نظر ہے کہ خطاب یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ کے ذریعہ فرمایا گیا ہے، جس میں تمام انسان شامل ہیں، مرد ہوں یا عورتیں، اور نزولِ قرآن کے وقت موجود ہوں یا آئندہ قیامت تک پیدا ہوں، پھر حکم اتقوا کے ساتھ اللہ کے اسماء حسنٰی میں سے لفظ رب کو اختیار کیا گیا، جس میں امر تقویٰ کی علت اور حکمت کی طرف اشارہ فرمادیا کہ جو ذات تمہاری پرورش کی کفیل ہے اور جس کی شانِ ربوبیت کے مظاہر انسان اپنی زندگی کے ہر لحہ میں مشاہدہ کرتا رہتا ہے، اس کی مخالفت اور سرکشی کس قدر خطرناک ہوگی۔

اس کے ساتھ ہی رب تعالیٰ کی ایک خاص شان کا ذکر فرمایا کہ اس نے اپنی حکمت و رحمت سے تم سب کو پیدا کیا، پھر پیدا کرنے اور موجود کرنے کی مختلف صورتیں ہوسکتی تھیں، ان میں سے ایک خاص صورت کو اختیار فرمایا، کہ سب انسانوں کو ایک ہی انسان یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کر کے سب کو محبت و برادری کے ایک مضبوط رشتہ میں باندھ دیا، علاوہ خوفِ خدا و آخرت کے اس رشتہ بھائی چارہ کا بھی یہی تقاضٰی ہے کہ باہمی ہمدردی و خیرخواہی کے حقوق پورے ادا کیے جائیں، اور انسان انسان میں ذات پات کی اونچ نیچ، نسل اور لونی یا لسانی امتیازات کو شرافت و رذالت کا معیار نہ بنایا جائے، اس لیے فرمایا:

الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ، یعنی اپنے اُس پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک ہی ذات سے، آدمؑ سے اس طرح پیدا فرمایا کہ پہلے ان کی بیوی حضرت حواء کو پیدا کیا، پھر اس جوڑے کے ذریعہ بہت سے مرد اور عورتیں پیدا فرمائیں،

غرض یہ پوری آیت ان احکام کی تمہید ہے جو آگے اس صورت میں آنے والے ہیں، اس تمہید میں ایک طرف تو پروردگارِ عالم کے حقوق سامنے رکھ کر اس کی مخالفت سے روکا گیا، دوسری طرف تمام افرادِ انسانی کو ایک باپ کی اولاد بتلا کر ان میں محبت اور باہمی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات کو بیدار کیا گیا، تا کہ اہل قرابت و یتیموں اور میاں بیوی کے درمیان آپس حقوق کی ادائیگی دل سے ہو سکے۔

اس کے بعد پھر اتقوا اللّٰہ کا دوبارہ اعلان کیا ایک خاص عنوان سے فرمایا: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ، یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جس کے نام پر تم دوسروں سے اپنے حقوق طلب کرتے ہو، اور جس کی قسمیں دے کر دوسروں سے اپنا مطلب نکالتے ہو، آخر میں فرمایا: وَالْاَرْحَامَ، یعنی قرابت کے تعلقات خواہ باپ کی طرف سے ہوں خواہ ماں کی طرف سے، ان کی نگہداشت اور ادائیگی میں کوتاہی کرنے سے بچو۔

دوسری آیت میں یتیم بچوں کے حقوق کی تاکید اور ان کے اموال کی حفاظت کے احکام ہیں، مختصر تفسیر ان دونوں آیتوں کی یہ ہے۔

صلہ رحمی کے معنی اور اس کے فضائل:

لفظ ارحام، رحم کی جمع ہے، رحم بچہ دانی کو کہتے ہیں، جس میں ولادت سے پہلے ماں کے پیٹ میں بچہ رہتا ہے، چونکہ ذریعہ قرابت یہ رحم ہی ہے، اس لیے اس سلسلے کے تعلقات وابستہ رکھنے کو صلہ رحمی اور رشتہ داری کی بنیاد پر جو فطری طور پر تعلقات پیدا ہو گئے، ان کی طرف سے بے توجہی و بے التفاتی برتنے کو قطع رحمی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

احادیث شریفہ میں صلہ رحمی پر بہت زور دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے:

من احب ان یبسط له فی رزقه وینسأله فی اثره فلیصل رحمه (مشکوٰۃ، ص ۴۱۹)

ترجمہ: ''یعنی جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی پیدا ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے''۔

اس حدیث سے صلۂ رحمی کے دو بڑے اہم فائدے معلوم ہو گئے، کہ آخرت کا ثواب تو ہے ہی، دنیا میں بھی صلہ رحمی کا فائدہ یہ ہے کہ رزق کی تنگی دور ہوتی ہے، اور عمر میں برکت ہوتی ہے،

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے اور میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے وہ مبارک کلمات جو سب سے پہلے میرے کانوں میں پڑے، یہ تھے، آپ ﷺ نے

فرمایا:

یا ایھا لناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس ینام تدخلوا الجنة بسلام (مشکوٰۃ،ص۱۰۸)

ترجمہ: ''لوگو! ایک دوسرے کو کثرت سے سلام کیا کرو، اللہ کی رضاجوئی کے لیے لوگوں کو کھانا کھلایا کرو، صلۂ رحمی کیا کرو، اور ایسے وقت میں نماز کی طرف سبقت کیا کرو۔ جبکہ عام لوگ نیند کے مزے میں ہوں، یادرکھو! ان امور پر عمل کر کے تم حفاظت اور سلامتی کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے جنت میں پہنچ جاؤ گے''۔

ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی کو آزاد کردیا تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لو اعطیتها اخوالك كان اعظم لاجرك (مشکوٰۃ،ص۱۷۱)

ترجمہ: ''اگر تم اپنے ماموں کو دے دیتیں تو زیادہ ثواب ہوتا''۔

اسلام میں غلام باندی کو آزاد کرنے کی بہت ترغیب ہے، اور اسے بہترین کارثواب قرار دیا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود صلۂ رحمی کا مرتبہ اس سے بہرحال اعلیٰ ہے۔

اسی مضمون کی ایک اور روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

الصدقه علیٰ المسکین صدقة وهی علیٰ ذی الرحم ثنتان، صدقة وصلة (مشکوٰۃ،ص۱۷۱)

ترجمہ: ''یعنی کسی محتاج کی مدد کرنا صرف صدقہ ہی ہے، اور اپنے کسی عزیز قریب کی مدد کرنا دو امروں پر مشتمل ہے، ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی''۔

صرف مصرف کے تبدیل کرنے سے دو طرح کا ثواب مل جاتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں قطع رحمی کے حق میں جو شدید ترین وعیدیں روایاتِ حدیث میں مذکورہ ہیں اس کا اندازہ دو حدیثوں سے بخوبی ہوسکتا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

لا یدخل الجنة قاطع (مشکوٰۃ،ص۴۱۹)

ترجمہ: ''جو آدمی حقوق قرابت کی رعایت نہیں کرتا وہ جنت میں نہیں جائے گا''۔

لاتنزل الرحمة علىٰ قوم فيه قاطع رحم (مشکوٰۃ،ص ۴۲۰)

ترجمہ: ''اس قوم پر اللہ کی رحمت نہیں اُترے گی جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا موجود ہو''۔

اخیر میں پھر دلوں میں ادائے حقوق کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے فرمایا:

یعنی اللہ تعالیٰ تم پر نگراں ہے جو تمہارے دلوں اور ارادوں سے باخبر ہے، اگر رسمی طور پر شرماشرمی، بے دلی سے کوئی کام بھی کر دیا مگر دل میں جذبہ ایثار و خدمت نہ ہوا تو قابل قبول نہیں ہے، اس سے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ سے معلوم ہوگئی، کہ وہ سب پر ہمیشہ نگراں ہے، قرآن کریم کا یہ عام اسلوب ہے کہ قانون کو محض دنیا کی حکومتوں کے قانون کی طرح بیان نہیں کرتا، بلکہ تربیت وشفقت کے انداز میں بیان کرتا ہے، دلوں اور ذہنوں کی تربیت بھی کرتا ہے۔ (جاری)

جو لوگ مشتعل ہو کر صرف لڑنا جانیں اور خاموش ہو کر دوررَس نتائج کی تیاری نہ کریں، ان کے لیے یہاں صرف بربادی کا انجام ہے، ناممکن ہے کہ خدا کی دنیا میں وہ کامیاب ہوسکیں، کیسی عجیب بات ہے کہ جو کامیابی پیغمبر ﷺ نے عدم تشدد اور نہ ٹکرانے کی پالیسی اختیار کر کے حاصل کی، اس کو بعض لوگ ٹکرانے کا طریقہ اختیار کر کے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (سماجی تبدیلی کی حکمت عملی، اُسوہ حسنہ کے تناظر میں، ازمفتی سعید الرحمٰن، ص، ۲۱۔ شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن)

درسِ حدیث

عنوان: پرسکون زندگی کے سنہری اصول

شیخ الحدیث فضل الرحیم اشرفی

عن عائشة رضی الله عنها قالت استاذن رجل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال بئس ابن العشیرة اوبئس رجل العشیرة ثم قال ائذنوا له فلما دخل الان له القول فقالت عائشة یارسول الله النت له القول وقدقلت له ما قلت قال ان شر الناس منزلة عند الله یوم القیٰمة من ودعه او ترکه الناس لاتقاء فحشه (رواه البخاری ومسلم وابوداؤدواللفظ له)

ترجمہ:۔۔۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت چاہی، آپ ﷺ نے ہم (لوگوں سے) فرمایا کہ یہ اپنے قبیلہ کا بُرا آدمی ہے یا فرمایا کہ یہ شخص اپنے قبیلہ کا بُرا آدمی ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آنے کی اجازت دے دو، پھر جب وہ آگیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ گفتگو بہت نرمی سے فرمائی (جب وہ چلا گیا) تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! آپ نے تو اس شخص سے بڑی نرمی کے ساتھ بات کی، اور پہلے آپ ﷺ نے اسی کے بارے میں وہ بات فرمائی تھی (کہ وہ اپنے قبیلے کا بہت بُرا آدمی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ کے لحاظ سے بدترین آدمی قیامت کے دن وہ ہوگا جس کی بدزبانی اور سخت کلامی کے ڈر سے لوگ اس کو چھوڑ دیں (یعنی اس سے ملنے اور بات کرنے سے گریز کریں) (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی شریر اور برا بھی ہو، جب بھی اس سے

بات نرمی سے اور شریفانہ طریقہ ہی سے کرنی چاہیے، ورنہ بدزبانی اور سخت کلامی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ ایسے شخص سے ملنے اور بات کرنے سے گریز کرنے لگتے ہیں اور جس شخص کا یہ حال ہو وہ اللہ کے نزدیک بہت برا آدمی ہے اور قیامت کے دن اس کا حال بہت برا ہوگا۔

اس حدیث کے بارے میں چند باتیں سمجھ لینی چاہئیں:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے آنے سے پہلے اس کے بُرے آدمی ہونے کی اطلاع اپنے پاس والوں کو غالباً اس لیے دی تھی کہ وہ اس کے سامنے محتاط ہو کر بات کریں، اور کوئی ایسی بات نہ کر بیٹھیں جو کسی شریر اور بُرے آدمی کے سامنے نہ کرنی چاہیے، اور ایسی کسی مصلحت سے کسی شخص کی برائی سے دوسروں کو خبردار کرنا غیبت میں داخل نہیں ہے، بلکہ اس کا حکم ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اذکروا الفاجر بما فیه لکی یحذره الناس “(فاجر، بدکار آدمی میں جو برائی ہے اس کا لوگوں سے ذکر کردو تاکہ اللہ کے بندے اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں) (کنز العمال)

۲۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس آدمی کا شریر اور برا ہونا معلوم ہو اس سے بھی گفتگو نرمی ہی سے کرنی چاہیے بلکہ اسی واقعہ کی صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجهه وانبسط الیه جس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ نے اس آدمی سے شگفتگی اور خندہ روئی کے ساتھ ملاقات اور بات چیت کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ جن لوگوں کی برائی اور بدکرداری ہم جانتے ہوں اُن سے اچھی طرح ملنا بھی نہ چاہیے صحیح نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خود امام بخاری نے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے ”انا لنکشر فی وجوہ اقوام وان قلوبنا لتلعنهم “یعنی ہم بہت سے ایسے لوگوں سے بھی ہنس کر ملتے اور بولتے ہیں، جن کے احوال اور اعمال کے لحاظ سے ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔

۳۔ اس حدیث کی ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ جس آدمی کے بارے میں آپ نے خود فرمایا تھا کہ یہ بہت برا آدمی ہے، اس سے آپ ﷺ نے ایسی بشاشت اور شگفتگی کے ساتھ کیوں ملاقات اور بات چیت فرمائی؟ تو آپ ﷺ نے

جواب میں فرمایا''یاعائشة ان اللّٰہ لایحب الفاحش المتفحش ''یعنی اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ بدزبان اور فحش گو آدمی کو دوست نہیں رکھتا'' مطلب یہ ہے کہ بدزبانی کی عادت اللہ کی محبت سے محروم کردیتی ہے، لہٰذا میں کیسے اس کا مرتکب ہوسکتا ہوں۔

دنیا میں جھگڑے اور فسادات زیادہ تر زبان کی بے احتیاطیوں اور بے باکیوں ہی سے پیدا ہوتے ہیں اور جو بڑے بڑے گناہ آدمیوں سے بکثرت سرزد ہوتے ہیں، ان کا تعلق بھی بیشتر زبان ہی ہوتا ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بڑی تاکید فرماتے تھے، کہ زبان کو قابو میں رکھا جائے اور ہر قسم کی بری باتوں سے بلکہ بے ضرورت اور بے فائدہ باتیں کرنے سے بھی زبان کو روکا جائے اور جب بات کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ ہو اور بات سے کسی خیر اور نفع کی اُمید نہ ہو، تو خاموش ہی رہا جائے۔ یہ تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اہم تعلیمات میں سے ہے جن پر آپ نے نجات کا دارومدار بتلایا ہے، اور بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز، روزہ حج اور جہاد جیسی عبادات کی نورانیت اور ان کا حسن وقبول بھی زبان کی اسی احتیاط پر موقوف ہے۔

انسان کی اخلاقی زندگی کے جن پہلوؤں سے اس کے تعلق والوں کا سب سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے اور جن کے اثرات اور نتائج بھی بہت دوررس ہوتے ہیں، ان میں سے اس کی زبان کی شیرینی یا تلخی اور نرمی یا سختی بھی ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متبعین و متعلقین کو شیریں گفتاری اور خوش کلامی کی بڑی تاکید فرماتے اور بدزبانی اور سخت کلامی سے شدت کے ساتھ منع فرماتے تھے، یہاں تک کہ بری بات کے جواب میں بھی بری بات کہنے کو آپ ﷺ پسند نہیں فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے (نفس کی خباثت اور شرارت سے السلام علیکم کے بجائے) کہا ''السام علیکم'' (جو دراصل ایک گالی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو موت آئے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (ان کی اس گستاخی کو سن لیا اور سمجھ لیا اور) جواب میں فرمایا کہ تم ہی کو آئے، اور تم پر خدا کی لعنت اور اس کا غضب ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہؓ (ایسی سختی نہیں!) زبان کو روکو، نرمی کا رویہ اختیار کرو اور سختی اور بدزبانی سے اپنے کو بچاؤ۔ (صحیح بخاری)

گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں کی ایسی سخت گستاخی کے جواب میں بھی سختی کو پسند نہیں فرمایا،

اور نرمی ہی کے اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ نہ زبان سے حملہ کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، اور نہ بدگو اور نہ گالی بکنے والا۔ (جامع ترمذی)

مطلب یہ کہ مومن کا مقام یہ ہے کہ اس کا شیوہ یہ ہونا چاہیے کہ اس کی زبان سے لعن طعن اور گالی گلوچ نہ نکلنے، کتاب الایمان میں ایک حدیث ہے جس میں اختلاف ونزاع کے وقت گالیاں بکنے کو منافق کی نشانی بتلایا گیا ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو لوگوں کے شر سے محفوظ فرمائے اور زندگی کے ہر لمحہ میں محتاط رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

”یاد رکھو۔! دنیا کی تمام مشکلات کا حل اسلامی حکومت کے قیام میں ہے۔ اسی مقصد کی خاطر میں لندن کی پرسکون زندگی کو چھوڑ کر عظیم مفکر علامہ اقبال کے تصور کو عملی جامہ پہنچانے کی خاطر ہندوستان آگیا ہوں۔ ان شاء اللہ ایک ایسی فلاحی اور مثالی مملکت قائم ہوگی، جس کی بنیاد **لا الہ الا اللہ** پر ہوگی، اور دنیا اس کی تقلید پر مجبور ہو جائے گی“۔

[نئی دہلی میں انٹرویو۔ ۲۶ نومبر ۱۹۴۶ء]

قرآن مجید کا تعارف

(3)

مولانا صدرالدین الرفاعیؒ

جولوگ اس قرآن کو اپنا رہنما اور اپنی پوری زندگی کے لیے کتابِ آئین مان لیتے ہیں ان کے لیے تو یہ کتاب خدا کی رحمت اور ان کے تمام ذہنی نفسیاتی، اخلاقی اور تمدنی امراض کا علاج ہے۔ مگر جو ظالم اسے رد کر کے اس کی رہنمائی سے منہ موڑ کر اپنے اوپر ظلم کریں ان کو یہ قرآن اُس حالت پر بھی نہیں رہنے دیتا جس پر وہ اس کے نزول سے پہلے یا اُس کے جاننے سے پہلے تھے بلکہ یہ انہیں مزید خسارے میں ڈال دیتا ہے۔ کیوں کہ قرآن کے نازل ہونے اور اس کو سمجھنے سے پہلے ان کا خسارہ محض جہالت کا خسارہ تھا مگر جب قرآن ان کے سامنے آگیا تو اس نے حق و باطل کو کھول کر رکھ دیا تو ان پر خدا کی حجت تمام ہوگئی۔ اب اگر وہ اسے رد کر کے گمراہی پر اصرار کرتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جاہل نہیں ظالم، باطل پرست اور حق سے نفور ہیں۔ اب ان کی حیثیت وہ ہے جو زہر اور تریاق دیکھ کر زہر انتخاب کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ اب اپنی گمراہی کے وہ پورے ذمہ دار ہیں اور ہر وہ گناہ جو اس کے بعد وہ کریں اس کی پوری سزا کے مستحق ہیں۔ یہ خسارہ جہالت کا نہیں بلکہ شرارت کا خسارہ ہے۔ جسے جہالت کے خسارے سے بڑھ کر ہی ہونا چاہیے۔ یہی حقیقت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مختصر اور بلیغ جملے میں ارشاد فرمائی ہے۔

القرآن حجة لك اوعليك

ترجمہ: ''قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے''۔

جہاں تک ذکر کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون۔ (البقرہ:۱۵۲)

ترجمہ: ''تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو۔ کفرانِ نعمت نہ کرو''

اور ظاہر ہے قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا اور اس پر عمل کرنا سب سے اعلیٰ ذکر ہے۔ اس کی تلاوت کرنے اور اس کے معانی میں تدبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ مغفرت و رحمت سے یاد فرماتے ہیں اور اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر ادا

کرنے والوں کو مزید نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کی فضیلت اور طریقہ

قرأتِ قرآن کی بڑی فضیلت ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

خیارکم من قرأ القرآن واقرأه۔

ترجمہ: ''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے''۔

یہ حدیثِ نبویؐ قرآن کی ویسی ہی تاکید کرتی ہے جیسی بخاری شریف کی درجِ ذیل حدیث قرآنِ کریم کے سمجھنے اور سمجھانے کی تاکید کرتی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

خیر کم من تعلم القرآن وعلّمہ

ترجمہ: ''تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو قرآن کا علم سیکھے اور سکھائے''۔

حسنِ صوت

جہاں تک قرآن کی تلاوت میں حسنِ صوت کی قدر و فضیلت کا تعلق ہے۔ سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذی شان ہے۔

حسنوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید فی القرآن حسناً۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۱ بحوالہ دارمی)

ترجمہ: ''تلاوتِ قرآن کو اپنی آواز سے حسین بناؤ کیوں کہ اچھی آواز قرأت کے حسن میں اضافہ کرتی ہے''۔

لیکن یہ حسنِ صوت اور خوش آوازی کا استعمال کس انداز میں ہو اس کے بارے میں ہدایت حدیثِ نبوی ﷺ میں ہے۔

سُئل النبی ﷺ ای الناس احسن صوتاً للقرآن و احسن قرأۃ ؟ قال من اذا سمعتہ یقرأ أریت انہ یخشی اللہ۔

ترجمہ: ''نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ اچھی آواز سے اور اچھی قرأت سے قرآن پڑھنے والا کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھی آواز سے اور اچھی قرأت سے قرآن پڑھنے والا وہ ہے جس کو

تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو یہ سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

سماعتِ قرآن کی فضیلت اور طریقہ

تلاوت وسماعتِ قرآن دونوں کی فضیلت کے بارے میں یہ فرمانِ الٰہی اس سے پہلے نقل کیا جا چکا ہے کہ۔

ترجمہ: ''جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے''۔ (الاعراف: ۲۰۴)

اب قرآنِ کریم کی سماعت کے متعلق فرمانِ الٰہی پیش کیا جاتا ہے۔

حبشہ کے حکمران نجاشی نے اسلام قبول کر لینے کے کچھ عرصہ بعد ستّر نو مسلم افراد حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں بھیجے تو آپ نے اُن کو قرآن سنایا۔ اس وقت سماعتِ قرآن سے ان لوگوں پر جو کیفیت طاری ہوئی اسے اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

واذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترىٰ اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق۔ يقولون ربنا اٰمنا فاكتبنا مع الشاهدين۔ وما لنا نوء من بالله وما جاء نا من الحق۔ ونطمع ان يدخلنا ربنا مع القوم الصّٰلحين۔

ترجمہ: ''جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ پر اُترا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں۔ وہ بول اٹھتے ہیں کہ۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ آخر کیوں نہ اللہ پر ہم ایمان لائیں اور جو حق ہمارے پاس آیا ہے اسے کیوں نہ مان لیں جب کہ ہم اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالحین (نیک بندوں) میں شامل کرے''۔

اس فرمانِ الٰہی میں چند باتیں خاص توجہ کی مستحق ہیں۔

۱۔ اُن بندگانِ خدا کا سماعتِ قرآن سے رونا، سریلی آواز سے کانوں کی لذت سے نہیں، عرفانِ حق کے سبب سے تھا۔

۲۔ اُن کا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا کہ وہ اُن کو اپنی شہادت دینے والوں (مومنین) میں لکھ لے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن لکھا جانا ہی معتبر ہے، مردم شماری کے رجسٹر ہی میں مومن لکھا جانا کافی نہیں ہے۔

CamScanner

۳۔ اُن کا یہ یقین ظاہر کرنا کہ قرآن سننے کا لازمی نتیجہ ایمان لانا ہی ہوسکتا ہے، بھی خاص توجہ کا مستحق ہے۔

۴۔ اُن کی اِس خواہش سے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے نیک بندوں میں شامل کرے، ظاہر ہے کہ قرآن سننے کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ سننے والا اپنی سیرت و کردار کی اصلاح کرے تا کہ وہ اللہ کے نیک بندوں میں شامل ہو جائے۔

حدیث شریف میں فرمانِ نبوی ﷺ ہے۔

اذا قرأتم القرآن فتبکوا وان لم تبکوا فتباکوا۔

ترجمہ: ''جب تم قرآنِ کریم پڑھو تو رؤو اور اگر کسی وقت رونا نہ آئے تو رونے کا انداز اختیار کرو''۔

حاصل یہ کہ تلاوتِ قرآن کے دوران حضورِ الٰہی میں عاجزی کا اظہار ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ کلامِ الٰہی سننے والوں پر بھی یہی اثرات مرتب ہونے چاہئیں۔

سماعتِ قرآن کے آداب واثرات کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے۔

اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتاباً متشابھًا مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربھم۔ ثم تلین جلودھم و قلوبھم الیٰ ذکر الله۔

ترجمہ: ''اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے جس کے تمام اجزا ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں۔ اسے سن کر اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں اور پھر اُن کے جسم اور دل نرم ہو کر اللہ کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

یعنی دنیا میں قرآنِ کریم کے کلام اور اس کی تعلیمات سے بہتر کوئی کلام اور تعلیمات نہیں ہیں۔ اس کی تمام تعلیمات آپس میں ہم رنگ اور ہم آہنگ ہیں لوگوں کو ذہن نشین کرانے کے لیے مختلف پیرایوں میں دہرائی گئی ہیں۔ کتاب اللہ کو سن کر اللہ کے خوف اور اس کلام کی عظمت سے ایمان والوں کے دل کانپ اٹھتے ہیں، بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور کھالیں نرم پڑ جاتی ہیں اور ان کا قلب و قالب تن من جلالِ الٰہی کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اور اللہ کی یاد اُن کی روح اور ذہن پر خاص اثر پیدا کرتی ہے۔ قرآنِ کریم کا حق صرف پڑھنا اور سمجھنا اور سمجھنا ہی نہیں اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے:

(جاری)

یتیم کی عظمت قرآن وحدیث کی نظر میں

(2)

قاری خورشید احمد

زیر نظر مضمون کی قسط نمبر 1 میں صرف قرآنی آیات کا ترجمہ مکمل حوالہ جات کے ساتھ شائع کیا گیا تھا اس ضمن میں چند آیات کریمہ کی تفسیر اور احادیث مبارکہ بھی شائع کی جارہی ہیں۔ انجمن فیض الاسلام، چونکہ یتیم اور بے سہارا بچوں کا ادارہ ہے اس لیے لوگوں کی توجہ اس طرف جتنی بھی مائل کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ یتیم بچوں کی سرپرستی کرنے والوں کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین

قرآن وحدیث کے ان تمام احکام پر جن میں یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی ہے خالص ایک شہری کی حیثیت سے غور کیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک کامیاب اور صالح شہری زندگی کے لیے یتیم کی تربیت کتنی ضروری ہے یہ والد ہی کی شخصیت ہے جو اپنی چھوٹی اولاد کی تعلیم وتربیت اور اصلاح وفلاح کی کفیل ہوتی ہے۔ اس کو دین ودنیا میں ہرطرح بامراد بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کے لیے معاشی فراوانی کے ذرائع سوچتی ہے اور اس کی زندگی کو ہر طرح خوش گوار بنانے اور اخلاقی ومعاشی تباہیوں سے محفوظ رکھنے کی تدبیریں اختیار کرتی ہے اور اس طرح اس کو صالح تمدن کا ایک لائق شہری بناتی ہے۔ اگر بچے اپنے باپ کی کفالت اور تربیت سے محروم ہوجائیں جیسا کہ اُحد میں ستر صحابہ کی شہادت سے ہوا اور اگر ان کی تربیت کا کوئی قانونی نظم نہ ہو تو نتیجہ اس کے سوا کیا ہے کہ ان کا نشوونما غلط ماحول میں ہوگا جس کی وجہ سے وہ ناشائستہ اطوار سے قریب اور اخلاق حسنہ اور کمالات انسانی سے دُور ہوتے جائیں گے۔ ان آیات میں قرآن نے صرف اخلاقی نہیں بلکہ قانونی طور پر اسی کا انتظام کیا ہے اور اُحد کے بعد مسلمان جس نئی صورتِ حال سے دوچار ہوئے تھے اس کے تحت نئی ہدایات دی گئی ہیں۔ ان میں اولیت یتیموں کو دی گئی ہے۔ ان کے حقوق کا ذکر کیا گیا۔

یتیموں کے مال کی حفاظت

اور یتیموں کے مال ان کے حوالے کردو اور اچھے مال کو بُرے مال سے نہ تبدیل کرو اور ان کا مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر خورد برد نہ کرو بلاشبہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ یعنی یتیم بچے جن کا باپ مرگیا ہو ان کے ولی اور سرپرست کو یہ

حکم ہے کہ جب وہ بالغ ہو جائیں تو ان کا مال ان کے سپرد کر دے اور زمانہ تولیت میں یتیموں کی کسی اچھی چیز کو لے کر اس کے معاوضہ میں بُری اور گھٹیا چیز ان کے مال میں شامل نہ کرے اور ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھائے۔ مثلاً ولی کو اجازت ہے کہ اپنا اور یتیم کا نقصان نہ ہونے پائے۔ یہ نہ ہو کہ اس شرکت کے بہانہ سے یتیم کا مال کھا جائے اور اپنا نفع کر لے۔ کیوں کہ یتیم کا مال کھانا سخت گناہ کی بات ہے۔ احکام متعلقہ ارحام میں یتیموں کے حکم کو شاید اس لیے مقدم کیا کہ یتیم اپنی بے سروسامانی، مجبوری، بے چارگی اور بے کسی کے باعث رعایت وحفاظت اور شفقت کا نہایت محتاج ہے۔ اور اسی اہتمام کی وجہ سے تبدیل اور شرکت کے نقصان کی بھی کھول کر ممانعت فرما دی۔ اور آئندہ متعدد آیات میں یتیموں کے چند احکام ارشاد ہوئے ہیں جن سے اہتمام مذکور ظاہر وباہر معلوم ہوتا ہے اور یہ تمام احکام اور تاکیدات سب یتیموں کے حق میں ہیں۔ البتہ وہ یتیم جو قرابت دار ہیں، ان کے بارے میں تاکید زیادہ شدت سے ہوگی اور وہی شانِ نزول ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔ کیوں کہ یتیم بچہ کا وارث اکثر اس کا کوئی قریبی ہی ہوتا ہے۔

یتامیٰ یتیم کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ بچے ہیں جن کا باپ زمانہ بلوغ سے پہلے مر گیا ہو۔ لغت میں دراصل ہر یگانہ کو یتیم کہتے ہیں۔ اسی سے الدرۃ الیتیمہ ہے یعنی ایسا موتی جو حسن وجمال میں بے مثال اور یگانہ ہو۔ صاحب قاموس نے یتیم کے معنے یگانہ اور نادر کے لکھے ہیں الیتیمہ الفرد وکل شیء یعنی نظیرہ یگانہ اور ہر ایسی چیز جو نادر الشال ہو۔ زمخشری رقمطراز ہیں کہ درہ یتیمہ بہت یتیم کے محاورات بے مثال اور نادر الوجود کے لیے بولے جاتے ہیں۔ بچہ بے باپ کے فرد ہو کر رہ جاتا ہے اس لیے وہ یتیم کہلاتا ہے۔ فقہا کی اصطلاح میں نابالغ بچہ جو باپ کے سائے سے محروم ہو جائے یتیم کہلاتا ہے۔ بالغ ہونے کے بعد وہ یتیم نہ کہلائے گا۔

اہلِ عرب میں یتامیٰ کی دیکھ بھال کا کوئی اہتمام نہ تھا۔ وہ اپنے باپ کی وراثت سے محروم رہتے تھے کیوں کہ چھوٹے بچوں کو وہ وراثت نہ دیتے تھے اور نہ ان میں عام طور پر یتیم بچوں کے ساتھ رحمت وشفقت کا جذبہ تھا۔ قرآن پاک میں ان کی اس سنگدلی کا بار بار ذکر آیا ہے۔

فذالك الذی یدع الیتیم یہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

ایک اور آیت میں ان وارثوں کا نقشہ کھینچا ہے جو یتیموں کے جوان ہو جانے کے اندیشہ سے ان کے والد کی متروکہ جائداد پہلے ہی ہڑپ کر جاتے تھے۔

وتاکلون التراث اکلا لما مردے کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

CamScanner

یتامیٰ کے متعلق اخلاقی ہدایات

اسلام سے پہلے اس واجب الرحم طبقہ کے ساتھ رحم وشفقت اوران کی امداد و پرورش کا ذکر بہت کم ملتا ہے۔ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ میں رہے یتیموں کے متعلق اخلاقی ہدایات فرماتے رہے اورقریش کے جفا پیشہ رئیسوں کواس بے کس گروہ پررحم وکرم کی دعوت دیتے رہے چنانچہ مکی آیات میں یہ تعلیمات وحی ہوتی رہیں۔دولت مندوں کوغریبوں کے ساتھ فیاضی کے سلسلے میں فرمایا کہ انسانی زندگی کی گھاٹی کو پار کرنا اصلی کامیابی ہے۔اس گھاٹی کو تم کیوں کر پار کرسکتے ہو،ظلم وستم کے گرفتاروں کی گردنوں کو چھڑا کر، بھوکوں کوکھلا کراور یتیموں کی خدمت کر کے:

او اطعام فی یوم ذی مسخبة یتیمًا ذا مقربة

بھوک والے دن میں کسی رشتہ داریتیم کوکھانا کھلاکر

نیک اورنیک بختوں کی تعریف میں فرمایا کہ وہ یہ ہیں:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینًا ویتیمًا واسیرًا

اوراس کی محبت کے ساتھ غریب،یتیم اورقیدی کوکھانا کھلاتے ہیں۔

یتامیٰ کے بارے میں قانونی ہدایات

مدینہ میں آنے کے بعدان اخلاقی ہدایتوں نے قانون کی صورت اختیار کرلی۔اس سورت میں اس بے کس گروہ کے متعلق خاص قانونی ہدایات آئی ہیں۔اس آیت میں تین قانونی دفعات ہیں۔

اول: جولوگ یتیموں کے نگران اورمحافظ ہوں انہیں چاہیے کہ ان کا مال ان کودیانتداری کے ساتھ حوالے کردیں۔

دوم: ایسانہ کروکہ ان کی اچھی چیز کونا کارہ چیز سے بدل ڈالو۔

سوم: ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کرخورد برد نہ کرو۔

سب سے پہلی دفعہ کے لیے اصل ارشاد ہے کہ آتوا الیتامیٰ اموالھم اس میں اشارہ یتیموں کے اولیاء اورسرپرستوں کی طرف ہے اوراس کا عطف اوپر واتقو اللہ پر ہے۔یعنی تقویٰ کا اس موقعہ پر اولین تقاضایہ ہے کہ اے سرپرستواوراے متولیو!ان یتیموں کے مال ان کے بالغ ہونے پران کے حوالہ کردو اوراس کے لیے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ تم ان کی جانب سے مطالبہ کا انتظار کرو۔

اسی قانون کی دوسری دفعہ یہ ہے کہ اچھی چیز کونا کارہ چیز سے نہ تبدیل کرو۔اصل ارشاد میں یہ الفاظ

ولاتتبدلواالخبیث بالطیب اصل معنے کے اعتبار سے اس فقرہ کا دائرہ اگرچہ بہت عام ہے اور بہت سے معنے ہوسکتے ہیں مثلاً کفر کو ایمان سے نہ تبدیل کرو یا بُری عادت کو اچھی عادت سے نہ بدلو یا بداخلاق عورت کو خوش اخلاق عورت سے نہ بدلو یا بُری تجارت کو اچھی تجارت سے نہ بدلو۔غرض الفاظ میں بڑی گنجائش ہے لیکن یہاں مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے اچھے مال کو اپنے بُرے مال سے تبدیل نہ کرو۔ یہ بھی یتیم کے ولی کو ہدایت ہورہی ہے کہ یتیم جب تک تمہارے زیرتربیت ہے اوراس کا سرمایہ تمہارے قبضے میں ہے تمہیں اس کے سرمائے کی حفاظت کرنی ہے اور تمہیں اس کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ اس کے اچھے مال کو اپنے بُرے مال سے تبدیل کرلو۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ ان یتیموں کے سرمائے میں سے اچھی چیز نکال کر اپنے مال میں ملالو اور اپنی طرف سے کوئی گھٹیا چیز ان کے سرمایہ میں رکھ دو۔

اسی قانون کی تیسری دفعہ یہ ہے کہ یتیموں کے مالوں کو اپنے اموال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ اور خورد برد نہ کرو۔ارشاد کا اصل مدعا تو یتیم کے مال کو ناجائز طور پر کھانے سے روکنا ہے چاہے کسی صورت سے کھائے ملا کر کھائے یا علیحدہ لیکن چونکہ عموماً کھانے کے لیے طریقہ یہی اختیار کیا جاتا ہے کہ یتیموں کا مال اپنے مال میں شامل کرلیا کرتے تھے اس میں سے خود بھی کھاتے ہیں اور یتیم کو بھی کھلاتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ ہم تو ان کی خدمت کررہے ہیں اور کام چونکہ بے حساب ہوتا ہے اس لیے ظاہر میں گرفت بھی کوئی نہیں۔قرآن نے یہاں اسی کمزوری کا ذکر کیا ہے اور تنبیہ فرمادی ہے کہ یتامیٰ کے اموال کا حساب بالکل علیحدہ رکھو اور اگر ملانا ہی ناگزیر ہو تو حساب صاف رکھو جس میں تمہیں یہ یقین ہو کہ یتیم کا مال تمہارے ذاتی خرچ میں نہیں آیا۔

صحابہ اس تعلیم کا نمونہ تھے

قرآن کی اس تعلیم کا واقعات کی دنیا میں اگر مشاہدہ کرنا ہو تو صحابہ کرامؓ کو دیکھو۔انہوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ یتیموں کو ان کا حصہ دینے اور ان کے مال و دولت میں نگرانی برتنے لگے بلکہ ان کی جائدادوں کی حفاظت میں فیاضی اور سیرچشمی کا پورا ثبوت دیا۔ایک بار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں ایک یتیم کا مقدمہ آگیا۔یتیم نے ایک شخص پر نخلستان کے متعلق دعویٰ کیا مگر وہ دعویٰ ثابت نہ ہوسکا اور آپ نے وہ نخلستان مدعا علیہ کو دلا دیا۔وہ یتیم اس پر رو پڑا۔آپ کو رحم آیا اور مدعا علیہ سے فرمایا ''تم یہ کھجوروں کا باغ اس کو دے دو خدا تم کو اس کے بدلے جنت دے گا۔وہ اس قربانی پر راضی نہ ہوا۔ابولداخ ایک صحابی وہاں پر موجود تھے انہوں نے کہا تم اپنا کھجور کا باغ میرے کھجور کے باغ سے بدلیتے ہو؟ اس نے آمادگی ظاہر کی اور فوراً بدل دیا وہ باغ ابولداخ صحابی نے یتیم کے حوالہ کردیا۔ (جاری)

آزادی اور تعمیر وطن میں مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کی بے مثال خدمات

ڈاکٹر پروفیسر ریاض احمد

جولائی کا مہینہ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناحؒ کی ولادت اور رحلت کا مہینہ ہے۔ وہ 31 جولائی 1893ء کو بمبئے پریذیڈنسی کاٹھیاوار (موجودہ بھارتی گجرات) میں پیدا ہوئیں اور 1967ء میں جولائی کی 9 تاریخ کو 73 سال کی عمر میں عازم سفر آخرت ہوئیں۔ ان کی زندگی کا ایک بڑا حصہ تحریک پاکستان کی کامیابی اور آزادی کے بعد مہاجرین کی آبادکاری وتعمیر وطن کی جدوجہد کرتے ہوئے گزرا۔ محترمہ فاطمہ جناح کی ان خدمات کو پوری تفصیل کے ساتھ ہمارے LIVING LEGEND، معروف محقق وتاریخ دان پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے بڑی محنت کے ساتھ لکھا اور یہ تفصیلات قلم بند کرنے سے پہلے جمع کرنے کے لیے انہوں نے برطانیہ سمیت نگر نگر کی خاک چھانی، ہمارے قومی ہیروز میں محترمہ فاطمہ جناح کا مقام اولین ہے۔ انجمن فیض الاسلام کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے مادر ملت کے یوم ولادت اور یوم رحلت کے حوالے سے اپنے خصوصی پیغام میں کہا کہ قیام پاکستان کی تحریک اور کامیابی کی تاریخ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کے بغیر نامکمل ہے جنہوں نے تحریک سے لے کر قیام پاکستان اور اس کے بعد پاکستان کو اپنے پاؤں کے اوپر کھڑا کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ جولائی کا مہینہ محترمہ فاطمہ جناح کی ولادت کا مہینہ ہے اور اسی مہینے میں ان کی رحلت بھی ہوئی۔ 31 جولائی ان کا یوم ولادت اور 9 جولائی یوم رحلت ہے۔ انہوں نے محترمہ فاطمہ جناح کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہماری نوجوان نسل اور آنے والی نسلوں کے لیے لازم ہے کہ ہمیں آزادی دلانے والے قومی ہیروز کے کردار اور شخصیات سے وہ پوری آگاہی حاصل کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا کہ مادر ملت ہمارے قائد محمد علی جناحؒ کا حوصلہ تھیں، جنہوں نے پاکستان کے مخالفین کی ریشہ دوانیوں کے خلاف اپنے بھائی کا بھرپور ساتھ دیا۔ یہ محترمہ فاطمہ جناح ہی تھیں جنہوں نے برصغیر پاک وہند کی خواتین کو فعال ومتحرک کیا اور ان کو بھی تحریک پاکستان کی جدوجہد میں شامل کیا۔ فاطمہ جناح نے اپنی ولولہ انگیز قیادت میں خواتین کو گھروں سے نکال کر مردوں کے شانہ بشانہ تحریک پاکستان میں شامل کیا اور کئی مواقع پر انہوں نے خواتین کی ریلیوں اور اجلاسات کی قیادت کی۔ انہوں نے ویمنز موومنٹ بنائی اور ہزاروں خواتین کو اس میں شامل

کیا جو مسلم لیگ کی قوت بن گئیں۔ محترمہ فاطمہ جناح نے ہی خواتین کو نیشنل گارڈز کی تربیت دی اور خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے متعدد تعلیمی ادارے بھی قائم کیے۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا کہ 1947ء میں اختیارات کی تقسیم کے دوران مادر ملت نے ویمن ریلیف کمیٹی تشکیل دی جو بعد میں آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن میں ڈھلی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد بھارت سے لٹے پٹے آنے والے مہاجرین کی آبادکاری میں بھی محترمہ فاطمہ جناح نے اپنا کردار نہایت فعال طریقے سے نبھایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ محترمہ فاطمہ جناح نے 1962ء میں انجمن فیض الاسلام کا بھی خصوصی دورہ کیا تھا اور ادارے کو دیکھ کر کہا تھا کہ میرے بھائی یعنی قائداعظم محمد علی جناحؒ کے لگائے اس پودے کو پھلتے پھولتے دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے۔ اس وقت محترمہ فاطمہ جناح نے انجمن کو 10000 روپے کی خطیر رقم چندہ دی تھی۔ رحلت کے بعد محترمہ فاطمہ جناح کو بابائے قوم کے پہلو میں الگ نشیبی جگہ پر دیگر اکابرین کے برابر آسودہ خاک کیا گیا۔

اللہ، رب العالمین نے فرمایا: (ترجمہ):۔

''میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں، خواہ کوئی مرد ہو یا عورت۔ تم سب، ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ جن لوگوں نے میری خاطر اپنا وطن چھوڑا، اپنے گھروں سے نکالے گئے، میری وجہ سے ستائے گئے، میرے لیے جنگ کی اور مارے گئے، میں ان کی ساری خطائیں معاف کردوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن، کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی''۔

[آل عمران، ۱۹۵]

14 اگست ۔ یومِ آزادی

لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہرؔ (ر)

وطن میں لوگ ہر سُو، خوشیاں منا رہے ہیں
فضا میں سبز ہلالی، پرچم لہرا رہے ہیں

قائد کی کاوشوں سے، آزادی ہوئی نصیب
ملّت کے مرد و زن، گُن اُن کے گا رہے ہیں

دھرتی پہ آج اپنی، اِک جشن کا سماں ہے
خوشی سے چہرے سب کے، جگمگا رہے ہیں

ہلچل سی ہے فضا میں، نعروں کی گونج سے
بچے، جواں اور بوڑھے، جذبہ دِکھا رہے ہیں

اس پاک سر زمین پہ، اب رحمت برس رہی ہے
باغِ ارم سے دیکھو، ملائکہ بھی آ رہے ہیں

شُہدا نے خوں سے اُپنے، دیئے تھے جو جلائے
عالم کو آج سارے، وہ روشن بنا رہے ہیں

خوشیوں کے گیت اطہرؔ، پرچم کے سائے تلے
وطن کے پاسباں سب، آج مل کے گا رہے ہیں

CamScanner

گلزارِ دینہ

محمد شاہد رانا

جب بھی دینہ سے گزرتا تو میرا دل مچلتا کہ میں دینہ کے ریلوے اسٹیشن پر جاؤں جہاں چند سال قبل ہندوستان سے گلزار اپنا بچپن تلاش کرنے آئے تھے۔ دینہ کی ان گلیوں میں گھوموں جہاں گلزار کا بچپن گزرا اور ان لوگوں سے ملوں جو دینہ میں رہتے ہیں اور گلزار سے اُنس رکھتے ہیں۔ کئی مرتبہ کارسرکار کے سلسلہ میں دینہ سے گزر ہوا لیکن مچلتے دل کو اگلی مرتبہ کے وعدہ فردا پر ٹال کر دینہ سے گزر جاتا۔ پھر ایک روز میں نے ڈرائیور سے کہا کہ گاڑی دینہ کے ریلوے اسٹیشن کی طرف موڑ دو۔ اُس شام دینہ کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچا تو مجھے گلزار کی دینہ ریلوے اسٹیشن سے جڑی یادوں کی خوشبو دینہ کے ریلوے پلیٹ فارم پر ہر سو بکھری نظر آئی۔ کچھ دیر میں پلیٹ فارم پر چہل قدمی کرتا رہا۔ شام کے سائے ڈھل چکے تھے۔ اسٹیشن ماسٹر کے دفتر کے سامنے کچھ لوگ ایک بینچ پر اور چند کرسیوں پر بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔ دفعتاً مجھے خیال آیا کہ چھوٹے چھوٹے قصبوں کے ریلوے اسٹیشن مسافروں کے لیے تو بہت کم سہولیات کے حامل ہوتے ہیں البتہ مقامی لوگوں کے لیے ایک تفریحی مقام کے طور پر اپنا مقام قائم رکھے ہوئے ہیں۔ شام کے اوقات میں مقامی آبادی کے لوگ خراماں خراماں ریلوے پلیٹ فارم پر چلے آتے ہیں اور گھنٹوں گپ شپ کرنے کے ساتھ آتی جاتی ٹرینوں کو دیکھا کرتے ہیں۔ دینہ ریلوے اسٹیشن بھی مجھے ایسا ہی ایک تفریحی مقام لگا۔ اسی اثناء میں ایک ٹرین تیزی سے آئی اور دینہ ریلوے اسٹیشن پر رُکے بغیر گزر گئی۔ میرے ساتھ موجود سعید الحسن نے بتایا کہ راولپنڈی سے کراچی جانے والی اکثر ٹرینیں یہاں رکے بغیر گزر جاتی ہیں۔ اُس روز ہم دینہ ریلوے اسٹیشن سے گلزار کی خوشبو سمیٹتے ہوئے واپس لوٹ آئے۔

کچھ دن بعد کارسرکار کے سلسلہ میں دوبارہ جہلم جانا ہوا تو ہمدم دیرینہ کوثر حسین بلال اور ڈاکٹر عباداللہ ساجد کے ہمراہ جہلم تھے۔ کارسرکار کی انجام دہی کے بعد ہم بک کارنر جہلم گئے جہاں دو بھائیوں امر شاہد اور گگن شاہد نے خوبصورت و دیدہ زیب کتابوں کی اشاعت سے ''کتاب گھر'' سجا رکھا۔ یہاں سے ہم نے گلزار کی شاعری اور اُن

کے فن پر لکھی گئی کتب خریدیں۔ پھر دینہ کے اُس بازار گئے جس کی تنگ سی گلی میں گلزار کا شاندار آبائی گھر ہے۔ ہم نے بازار میں ایک دوکاندار سے گلزار کے گھر کی بابت معلوم کیا تو اُنہوں نے ہماری اُس گھر تک رہنمائی کی۔ جس کے درودیوار سے گلزار کی خوشبو آ رہی تھی۔ ہم نے اُس مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک آدمی باہر آیا۔ ہم نے اُس سے گلزار کے گھر دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے بخوشی گھر کے اندر جانے کی اجازت دے دی۔ لیکن جس گھر کو یادگاری حیثیت حاصل ہونی چاہئے تھی اب اس گھر کے مکینوں کی آپس کی تقسیم سے گھر کی ہیّت کچھ بدلی ہوئی سی لگی۔ گھر کا اندرونی منظر دیکھ کر قدرے مایوسی ہوئی کہ موجودہ مکینوں نے اس شاندار گھر کو اپنی ضرورت اور مجبوری کے سبب ایک بے ترتیب گھر میں بدل دیا ہے۔

سمپورن سنگھ کالرہ عرف گلزار دینہ کے اس گھر میں کب پیدا ہوئے اس حوالے سے شمع کاظمی نے ان کی ایک نظم کا حوالہ دیا ہے۔ شمع کاظمی لکھتی ہیں کہ سال پیدائش کا اہم حوالہ پلوٹو میں شامل ایک نظم سے بخوبی ہوتا ہے۔

چیسیس کی تاریخ پوچھ لو
کب کی مینوفیکچر ہے وہ
ورنہ اکثر ٹھگ لیتے ہیں گاڑی بیچنے والے
میری چیسیس کی تاریخ انیس سو چونتیس ہے۔

گلزار کے دینہ والے گھر سے نکل کر ہم دینہ کے اس سکول میں بھی گئے جسے دیکھنے کے لیے دینہ کے اپنے دورہ کے دوران گلزار بھی گئے تھے۔ یہ وہ سکول ہے جہاں گلزار نے اس وقت تعلیم حاصل کی جب وہ سمپورن سنگھ کالرہ تھے۔ دینہ کے اس سکول میں انہوں نے ٹاٹ پر بیٹھ کر ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ گلزار کے اصل نام کی نسبت سے اس سکول کے ایک حصہ کو اب ''گلزار کالرہ بلاک'' کا نام دیا گیا ہے۔ ہم کافی دیر تک سکول کے پرانے اور نئے حصہ میں گھومتے رہے۔ اس خوبصورت احساس کے ساتھ کہ یہیں کہیں قدرت نے سمپورن سنگھ کالرہ کو علم و ہنر سے گل و گلزار کیا۔ اور پھر وہ سمپورن سنگھ کالرہ پاکستان سے ہندوستان ہجرت کرنے کے بعد گلزار کے نام سے بحیثیت شاعر، افسانہ نگار و گیت نگار برصغیر پاک و ہند میں یکساں مقبول ہوا۔ گلزار (سمپورن سنگھ کالرہ) کے سکول کو دیکھنے کے بعد ہم دینہ کے مصروف بازار سے گزرتے ہوئے دینہ سے تقریباً دو کلومیٹر دور کرلاں گاؤں بھی گئے۔ جہاں گلزار کے والدین کی دینہ منتقل ہونے سے قبل آبائی حویلی تھی۔ کرلاں کی گلیوں میں گھومتے ہوئے ہم نے نو تعمیر شدہ مسجد کے ساتھ ایک پرانا

کنواں دیکھا جس سے کسی زمانے میں رسیوں کے ڈول ڈال کر پانی نکالا جاتا تھا۔لیکن اب کنویں میں پانی کھینچنے کے لیے بیسیوں الیکٹرک واٹر پمپس لگے تھے اور یوں قدیم وجدید ٹیکنالوجی کے امتزاج سے اہلیان کرلاں کے لیے پانی کی دستیابی کا سلسلہ جاری ہے دینہ اور کرلاں کے اس دورہ کے دوران ہمارے شعبہ کے متحرک کارکن محمد مبین نے ہمارے گائیڈ کا کردار ادا کیا۔

کرلاں سے واپسی پر میں نے محمد مبین سے پوچھا کہ جس بزرگ کے نام پر قصبہ دینہ کا نام رکھا گیا ہے ان کا مزار کس جگہ پر ہے تو محمد مبین نے بتایا کہ دین محمد شہید المعروف بابا دینہ کا مزار جی ٹی روڈ سے چند گز کے فاصلے پر ڈومیلی محلہ میں ہے۔جب آپ راولپنڈی واپسی کے لیے روانہ ہوں گے تو ان کا مزار جی ٹی روڈ کے بائیں طرف آئے گا۔ہم نے گاڑی جی ٹی روڈ سے منسلک سروس روڈ پر کھڑی کی اور قدرے تنگ راستے سے ہوتے ہوئے پیدل بابا دینہ کے مزار پر جا پہنچے اور بابا دین محمد شہید کے مزار پر فاتحہ خوانی کی۔جن کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر دینہ کے مقام پر جام شہادت نوش کیا اور ان کے نام کی نسبت سے یہ جگہ دینہ کہلانے لگی۔فاتحہ خوانی کے بعد ہم نے قدرے بلندی پر قائم بابا دینہ کے مزار کے احاطہ میں کھڑے ہو کر دینہ شہر کی آبادی کا جائزہ لیا۔جی ٹی روڈ پر واقع ہونے کی وجہ سے دینہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے سبب دور دور تک مکانوں کا سلسلہ نظر آیا جی ٹی روڈ پر واقع ہونے کی وجہ سے کاروباری لحاظ سے بھی دینہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔غلہ منڈی، سبزی منڈی، منگلا روڈ، ریلوے روڈ، مین بازار اور داتا روڈ اس کے اہم تجارتی مراکز ہیں بابا دین محمد شہید کے مزار پر فاتحہ خوانی کرنے کے بعد ہم واپس جی ٹی روڈ پر آ گئے شام ہو چکی تھی لیکن ابھی دینہ اور کرلاں کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش باقی تھی تاہم، ہم سفر احباب کے مشورہ سے واپسی کے لیے رخت سفر باندھا اور دل ہی دل میں دوبارہ دینہ کے تفصیلی دورے کا پروگرام بنایا۔

اگلی مرتبہ دینہ کے دورہ کے دوران دینہ سے چند کلومیٹر آگے جہلم کے نواحی گاؤں کالا گجراں سے تعلق رکھنے والے ماہر عمرانیات چوہدری واجد حسین میرے ہمراہ تھے چوہدری واجد حسین نے بتایا کہ دینہ کو 2005ء میں تحصیل ہیڈکوارٹر کا درجہ دیا گیا۔تقسیم سے قبل یہاں ہندو اور سکھ آباد تھے۔جن کے قدیم مکانات اب مختلف جگہوں پر دیکھے جا سکتے ہیں۔جبکہ پٹوار خانہ، سرائے اور چند دیگر قدیم عمارات آج بھی دینہ کی قدامت کی گواہی دیتی نظر آتی ہیں۔دینہ کے مشہور محلوں میں محلہ شیخاں، محلہ معصوم شاہ، مولا کوثر آباد، میانہ محلہ، ڈومیلی محلہ، نور محلہ، محلہ لال شاہ بخاری اور

محلہ تاج پوری وغیرہ شامل ہیں۔ چوہدری واجد حسین نے مزید بتایا کہ اب قائداعظم ٹاؤن، اقبال ٹاؤن اور لیاقت ٹاؤن کے نام سے نئی آبادیاں بھی اس کا حصہ بن چکی ہیں۔ جبکہ مفتیاں اور ٹھیکریاں کے دیہات بھی دینہ کی آبادی کے ساتھ جڑے نظر آتے ہیں۔ جبکہ سرکاری سطح پر گورنمنٹ الطاف حسین گریجویٹ کالج اور فاطمہ جناح کالج قائم ہونے کے ساتھ ساتھ کئی سرکاری اور پرائیویٹ سکول اور پرائیویٹ کالج بھی قائم ہو چکے ہیں۔ دینہ میں طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے سرکاری سطح پر تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال قائم ہے جبکہ کئی چھوٹے بڑے پرائیویٹ ہسپتال بھی قائم ہو چکے ہیں۔

اس دورہ کے دوران ہم دوبارہ کرلاں گئے اور کرلاں کی مختلف گلیوں اور گلزار کی آبائی حویلی والی گلی سے گزرتے ہوئے سید واجد علی شاہ کے مزار پہ پہنچے۔ کرلاں کے مغرب میں واقع مدفون بزرگ کے معتقدین نے سید واجد علی شاہ اوران کے ساتھ مدفون افراد کے مرقدوں کو خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔ ہم نے وہاں فاتحہ خوانی کی اور پھر واپس کرلاں کی گلیوں میں کچھ دیر گھومنے کے بعد دینہ واپس لوٹ آئے۔ وہی دینہ جس کے بارے میں گلزار نے کہا تھا کہ:

ذکر جہلم کا، بات ہے دینے کی
چاند پکھراج کا، رات پشمینے کی

دینہ کی محبت گلزار کو 2013ء میں دینہ کھینچ لائی۔ ڈاکٹر انور نسیم نے دینہ میں گلزار کی آمد کا احوال یوں بیان کیا کہ ''اہل دینہ کو تو اس بات پہ بے انتہا خوشی بھی ہے اور فخر بھی کہ گلزار صاحب اپنی جنم بھومی ''دینہ'' تشریف لائے۔ دینہ میں ان کا وقت بہت اچھا گزرا۔ ریلوے سٹیشن پر انہوں نے بچپن کی یادیں تازہ کیں۔ پھر اپنے آبائی گھر گئے۔ یہ تمام تجربات اور مشاہدات انتہائی Emotional تھے۔ لوگوں نے بڑی محبت سے ان کا استقبال کیا۔ انہیں مٹھائی پیش کی۔ گلزار ان گلیوں میں گھومتے رہے جہاں ان کا بچپن گزرا تھا۔ اپنے گھر کے اندر گئے اور پھر وہاں سے اپنے سکول روانہ ہوئے۔ وہاں بھی ان کا بڑے جوش وخروش سے استقبال کیا گیا۔ سکول کے اساتذہ اور پرنسپل پھولوں کے ہار لیے ان کے منتظر تھے۔ اتنے برسوں بعد اپنے پرانے سکول اور اس کا ''گلزار کالرہ بلاک'' دیکھنا اور اہل دینہ کا اتنی محبت سے استقبال؛ ان کی لیے انتہائی Emotional تجربہ تھا۔ سکول سے رُخصت ہوتے وقت وہ بہت اُداس نظر آئے۔ گلزار شاید چھ گھنٹے ''دینہ'' میں رہے اور قیام کے درران برادرم ایوب خاور، ڈاکٹر ظفر حسن، نصیر احمد ناصر اور گل شیر بٹ قدم بہ قدم ان کے ہمراہ رہے''۔

اپنی کتاب ''گریادرہے'' کا انتساب گلزار نے گل شیر بٹ کے نام کیا ہے جبکہ اسی کتاب میں نصیر احمد ناصر

کی شاعری کو سراہتے ہوئے گلزار اپنی جنم بھومی دینہ کے دورہ کی مختصر روداد یوں بیان کرتے ہیں۔

''ایک بار وقت نے پہلو بدلا۔ میں لاہور گیا اور پانچ گھنٹے کا سفر کر کے ''جہلم کا پُل گزر کے'' دینہ'' پہنچا۔ اپنا پیدائشی گھر دیکھنے اپنے جنم کی مٹی چھونے۔ میں آٹھ سال کا تھا جب نکلا ستر سال کے بعد لوٹا! دینہ اسٹیشن پر گیا کچھ احباب ملے ایک شخص نے آگے بڑھ کر اپنا تعارف کروایا میں نصیر احمد ناصر۔۔ میں دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔ زندگی کتنی سخی ہے جو ایسے دوست دیتی ہے اور ایسے شاعر!!

میں رہتا اس طرف ہوں یار کی دیوار کے لیکن
میرا سایہ ابھی دیوار کے اُس پار گرتا ہے
بڑی کچی سی سرحد ایک اپنے جسم و جان کی ہے

شاید ہی کوئی دوسرا شاعر ہو جس نے گلزار ایسی شدّت سے اپنی جنم بھومی کو یاد رکھا ہو جو تڑپ اپنے آبائی قصبہ دینہ کے حوالے سے گلزار کے اندر موجزن ہے اس کا اظہار اُنہوں نے کھل کر اپنی نظموں میں کیا اور کسی تصنع و بناوٹ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنے بچپن اور دینہ کی یادوں کو زندہ جاوید کر دیا۔ گلزار کے سینہ میں دینہ یوں دھڑکتا ہے جیسے کسی عاشق کا اپنے محبوب کے نام پر دل دھڑکتا ہے۔ ''دینہ'' کے عنوان کے تحت لکھی گئی گلزار کی نظم کا پہلا بند ملاحظہ کیجئے:

میں واگھا سے چلا تھا
زمینوں پر کھنچے خانوں میں
''سٹاپوں'' کھیلتا اور پار کرتا
دُھویں کی گاڑی میں ''جہلم'' کا پُل گزرا
میں ''کالووال'' سے منگلا کے پیچھے کی طرف نکلا
جہاں ''کرُلاں'' سے لگتا شہر ''دینہ'' ہے
وہاں پیدا ہوا تھا میں

گلزار کی بیٹی میگھنا گلزار لکھتی ہیں کہ ''اُن کے بچپن کے جو خاکے ان کے ذہن میں گہرے نقش ہیں وہ ان کے گاؤں دینہ، جہلم پاکستان کے ہیں جہاں وہ پیدا ہوئے تھے''۔

دینہ اب بھی گلزار کے خوابوں میں آتا ہے۔دینہ میں گزرے ایام اور دینہ کے آس پاس موجود مقامات اب بھی اسکے خوابوں میں اکثر آتے ہیں وہ دینہ سے جڑے اپنے خواب ہر ایک کو دکھانا چاہتا ہے اور دینہ کو اپنا وطن قرار دیتے ہوئے اس حسرت کا اظہار بھی کرتا ہے کہ اب وہ اس کا ملک نہیں رہا۔گلزار اپنی ایک نظم ''اگر ایسا بھی ہو سکتا'' میں دینہ کے حوالے سے اپنے خوابوں کا احوال یوں بیان کرتا ہے۔

اگر ایسا بھی ہو سکتا
تمہاری نیند میں سب خواب اپنے منتقل کر کے
تمہیں وہ سب دکھا سکتا، جو میں خوابوں میں اکثر دیکھا کرتا ہوں!
یہ ہو سکتا اگر ممکن
تمہیں معلوم ہو جاتا
تمہیں میں لے گیا تھا، سرحدوں کے پار دینہ میں
تمہیں وہ گھر دکھایا تھا۔۔۔ جہاں پیدا ہوا تھا میں
جہاں چھت پر لگا سریوں کا جنگلا، دھوپ سے دن بھر
میرے آنگن میں شطرنجی بناتا تھا، مٹاتا تھا
دکھائی تھی تمہیں وہ کھیتیاں سرسوں کی دینے میں، کہ جس کے
پیلے پیلے پھول تم کو خواب میں کچے کھلائے تھے
وہی ایک رستہ تھا ''ٹالہیوں'' کا جس پہ میلوں تک پڑا کرتے تھے
جھولے سوندھے ساون کے
اُسی کی سوندھی خوشبو سے، مہک اٹھتی ہیں آنکھیں
جب کبھی اس خواب سے گزروں
تمہیں رہتاس کا چلتا کنواں، بھی تو دکھایا تھا
قلعے میں بند رہتا تھا جو دن بھر، رات کو گاؤں میں آجاتا تھا، کہتے ہیں
تمہیں کالا سے کالو وال تک لے اُڑا ہوں میں

تمہیں دریائے جہلم پر عجب منظر دکھائے تھے

جہاں تربوز پر لیٹے ہوئے تیراک لڑکے بہتے رہتے تھے

جہاں تنگڑے سے اک سردار کی پگڑی پکڑ کر میں

نہاتا، ڈبکیاں لیتا، مگر جب غوطہ آجاتا تو میری نیند کھل جاتی

مگر یہ صرف خوابوں میں ہی ممکن ہے

وہاں جانے میں اب دشواریاں ہیں کچھ سیاست کی

وطن اب بھی وہی ہے، پر نہیں ہے ملک اب میرا

وہاں جانا ہو اب تو دو دو سرکاروں کے دسیوں دفتروں سے

شکل پر، لگوا کر مہریں، خواب سچ ثابت کرنے پڑتے ہیں!!

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کہنے لگا: یارسول اللہؐ: میرا دل بہت ہی سخت ہے۔ اس کا کیا علاج کروں''۔؟ آپؐ نے فرمایا: یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرو، اور غریبوں کو کھانا کھلایا کرو''۔

[مسند احمد بن حنبل]

رونق از ما محفلِ ایام را

او رسل را ختم وما اقوام را

(اقبالؒ)

یوسف ہارون

[یوسف ہارون 1918ء میں کراچی میں پیدا ہوئے اور کراچی میں ہی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۸ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ سندھ مسلم نیشنل گارڈ کے سالار ہوئے۔ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء تک انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن رہے۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے رکن رہے اور پاکستان مسلم لیگ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ان کا شمار تحریک پاکستان کے بزرگ رہنماؤں اور قائد اعظم کے رفقاء میں ہوتا ہے۔ یہ انٹرویو ۲۰۰۳ء نے پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد کے ایماء پر خواجہ رضی حیدر اور صفیہ ملک نے ان کے گھر واقع سی فیلڈ میں ریکارڈ کیا۔]

محترم قارئین کرام!

صوبہ سندھ کی مخیر سیاسی وسماجی شخصیت الحاج سر عبداللہ ہارون کا شمار برصغیر پاک وہند میں تحریک آزادی کی بنیادی ومرکزی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ آپ نے نہ صرف آل انڈیا مسلم لیگ کو مسلمانوں کی ایک نمائندہ سیاسی جماعت بنانے میں سرگرم کردار ادا کیا بلکہ تحریک خلافت اور تحریک پاکستان کے لیے بھی دامے درمے سخنے اہم خدمات سرانجام دیں۔ سر عبداللہ ہارون کے بڑے صاحبزادے یوسف ہاروں کا شمار قائد اعظم محمد علی جناح کے نوجوانوں رفقا اور تحریک پاکستان کے اہم رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے قیام پاکستان کے بعد قومی سیاست میں حصہ لیا مگر بہت جلد عملی سیاسی سیاست سے کنارہ کش ہو گئے۔ یوسف ہارون سے ہماری ملاقات اس تاریخی مکان میں ہوئی جو ''سی فیلڈ'' کے نام سے کراچی میں موجود ہے۔ تقریباً پچاس برس کے رہنما یوسف ہارون نے نہ صرف بڑی گرم جوشی سے ہمارا خیر مقدم کیا بلکہ دوران گفتگو کسی لمحے بھی اپنی شخصیت کو ہم پر مسلط کرنے کی کوشش نہیں کی۔ نہایت خوشگوار انداز میں ہمارے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ ہم نے جب ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے مادر

ملت محترمہ فاطمہ جناح کو پہلی مرتبہ کب اور کہاں دیکھا تو انہوں نے یوں گفتگو شروع کی:

''میں نے محترمہ فاطمہ جناح کو اپنی کم عمری میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ میرے والد ہندوستان گیر سطح پر ایک معروف سیاسی رہنما تھے لہٰذا ان کے قائداعظم محمد علی جناحؒ سے بہت قریبی مراسم تھے۔ ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس بمبئی میں منعقد ہو رہا تھا لہٰذا میں اپنے والد کے ساتھ اس اجلاس میں شرکت کے لیے بمبئی گیا تھا۔ اس وقت میری عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی۔ قائداعظم نے اجلاس کے بعد رات کو میرے والد کو کھانے پر بلایا تھا۔ اس دوران وہ زیادہ تر سیاسی گفتگو کرتے رہے۔ میں چونکہ ایک ایسے خانوادے سے تعلق رکھتا تھا جو نہ صرف سندھ میں ہر دلعزیز تھا بلکہ اپنا ایک سیاسی تشخص رکھتا تھا اس لیے کھانے کی میز پر ہونے والی بیشتر باتیں میرے لیے اجنبی نہیں تھیں۔ اکثر ناموں سے میرے کان آشنا تھے اور کچھ سے ملاقات بھی ہوئی تھی مگر ادب کا تقاضہ یہ تھا میں خاموش بیٹھا رہوں''۔

''محترمہ فاطمہ جناح کی اس زمانہ میں قائداعظم کی ہمشیرہ کی حیثیت سے ایک شناخت تو تھی لیکن ان کا عوامی تعارف نہیں تھا۔ یوں بھی وہ حال ہی میں کئی سال لندن میں رہنے کے بعد ہندوستان آئی تھیں اس لیے شاید وہ وقت نہیں آیا تھا جہاں محترمہ فاطمہ جناح کسی سیاسی جدوجہد کا حصہ بنتیں''۔

''اس دن وہ کھانے کی میز پر موجود تھیں۔ میرے والد اور مجھ سے بہت محبت سے ملیں۔ میرے والد سے چونکہ ان کی ملاقات بھی تھی لہٰذا انہوں نے میری والدہ لیڈی نصرت ہارون کی خیریت دریافت کی۔ زیادہ وقت وہ خاموش رہیں اور میز پر ہونے والی گفتگو کو بڑے غور سے سنتی رہیں۔ کبھی کبھی قائداعظم ان کو مخاطب کر کے کسی بات کی تائید طلب کرتے تو وہ مسکرا کر گردن ہلا دیتی تھیں''۔

''محترمہ فاطمہ جناح کے بارے میں ایک تاثر یہ دیا گیا ہے کہ وہ بدمزاج اور رعونت زدہ تھیں لیکن میں نے ان کو کبھی ایسا نہیں پایا۔ ایسے افراد کے بارے میں یہ تاثر عام ہو جاتا ہے کہ وہ بدمزاج ہیں لیکن محترمہ فاطمہ جناح اپنے بھائی قائداعظم کی طرح دوسروں کے موقف کو بہت سکون سے سنتی تھی اور پھر اپنی رائے دیا کرتی تھیں۔ وہ سخت گیر تھیں مگر یہ سخت گیری بھی ان کا مجموعی مزاج نہیں تھی''۔

''تحریک پاکستان کے دوران قائداعظم محمد علی جناح جب کراچی تشریف لاتے تو ہمارے ہی گھر میں قیام کیا کرتے تھے اور عموماً ان کے ساتھ محترمہ فاطمہ جناح ہوتی تھیں اسی تحریک کے دوران مجھ کو محترمہ فاطمہ جناح کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ دراصل اس زمانہ میں کراچی میں اقامتی ہوٹل بہت کم ہوا کرتے تھے اور جو تھے وہ اتنے

معیاری نہیں تھے کہ قائداعظم جیسے رہنما وہاں قیام کرسکیں۔ ہمارا گھر بہت وسیع، کشادہ تمام اسائشوں سے مرصع تھا اس لیے قائداعظم کے علاوہ بھی تمام اہم رہنما ہمارے گھر پر ہی قیام کرتے تھے''۔

''جس زمانہ میں محترمہ فاطمہ جناح ہمارے گھر مقیم ہوتی تھیں ہمارے گھر کی خواتین کا زیادہ وقت محترمہ فاطمہ جناح کے ساتھ گزرتا تھا۔ دن میں ہم قائداعظم کے ساتھ اجلاسوں اور میٹنگوں میں شریک ہوا کرتے تھے اور شام کو بیشتر وقت محترمہ فاطمہ جناح کے ساتھ گزارا کرتے تھے''۔

میری والدہ کی محترمہ فاطمہ جناح سے بہت دوستی تھی۔ دونوں خواتین جلسوں میں ایک ساتھ شریک ہوتی تھیں۔ خاص طور پر خواتین کے اجلاسوں میں میری والدہ اور محترمہ فاطمہ جناح تقریر بھی کیا کرتی تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناح نے ۱۹۴۳ء میں پہلی دفعہ بلوچستان کا دورہ میری والدہ کے ساتھ اور وہاں خواتین کے اجتماعات سے خطاب کیا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ محترمہ فاطمہ جناح اور ہمارے خاندان کی خواتین جب یکجا ہوتی تھیں تو ان کا موضوع گفتگو تحریک پاکستان ہوتا تھا۔ ان خواتین کی قلبی خواہش تھی کہ مسلم خواتین کو تحریک پاکستان میں زیادہ سے زیادہ شریک کیا جائے۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کی بیگم، لیڈی انوار حسین ہدایت اللہ، میری والدہ اور محترمہ فاطمہ جناح میں باہم بڑی یگانگت ومحبت تھی۔ وہ ایک دوسرے کو تحائف بھی دیا کرتی تھیں۔ جس طرح ہم لوگ قائداعظم سے دن بھر کی سرگرمیوں پر شام کے اوقات میں گفتگو کیا کرتے تھے اسی طرح یہ خواتین محترمہ فاطمہ جناح سے صوبہ سندھ میں مسلم خواتین کی سرگرمیوں کے حوالے سے بات کیا کرتی تھیں۔ بات یہ ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی خواتین سب کمیٹی کی شاید تمام خواتین ارکان نے یہ طے کیا تھا کہ حصول پاکستان تک ان کی مصروفیت صرف تحریک پاکستان ہی تک محدود رہے۔ جب محترمہ فاطمہ جناح ہمارے گھر قیام کرتی تھیں تو پورے سندھ سے خواتین کے وفود ان سے ملنے آتے تھے۔ ہمارے گھر کے تمام افراد اپنے سیاسی نصب العین سے پوری طرح واقف تھے اس لیے ہر وقت مسلمانوں کی بہتری کے بارے میں تحریک پاکستان کے بارے میں اور ہندوستان کی مجموعی سیاست کے بارے میں گفتگو ہوا کرتی تھی۔ اب سوچتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں ہم شاید ذاتی گفتگو اور نجی مصروفیات سے مکمل طور پر دست کش ہو گئے تھے''۔

''قائداعظم جب ہمارے گھر مقیم ہوتے تھے تو ان کے لیے بہت سادہ اور ہلکا کھانا تیار ہوتا تھا۔ وہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔ عموماً اُبلا ہوا کھانا ہوتا تھا یا سبزیاں پکتی تھیں۔ قائداعظم مرچ مصالحہ والے کھانے سے پرہیز کرتے تھے جبکہ محترمہ فاطمہ جناح ہر قسم کا کھانا کھاتی تھیں۔ ان کو مچھلی چاول بہت پسند تھے اور ہمارے گھر مچھلی چاول

سندھی طرز کے پکا کرتے تھے''

''محترمہ فاطمہ جناح اور قائداعظم کو بچوں سے لگاؤ تھا۔ خاص طور پر قائداعظم تو بچوں کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے تھے۔ وہ عموماً جہاں بچوں سے ان کی تعلیم کے بارے میں دریافت کرتے تھے وہاں ان سے تحریک پاکستان اور ملک کی صورتحال کے بارے میں بھی سوال کیا کرتے تھے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہمارے گھر کا کون سا بچہ تھا جس سے قائداعظم اور محترمہ فاطمہ جناح زیادہ گفتگو کیا کرتے تھے تو میں یہ عرض کردوں کہ اول تو بچوں کو اجازت ہی نہیں تھی کہ وہ مہمانوں سے بلا جواز ملاقات کرسکیں لہذا وہ مہمانوں کی طرف جاتے نہیں تھے۔ اس وقت میری بہن زینت اور سعید ہارون بہت چھوٹے تھے چنانچہ وہ ہی اکثر قائداعظم کے پاس جاتے تھے اوران سے باتیں کرتے تھے''۔

''محترمہ فاطمہ جناح کے بارے میں اگر یاداشت پر زور دوں تو یہ بہت سے واقعات یاد آسکتے ہیں مگر اسکی ضرورت کیا ہے۔ واقعات سنانے سے بات نہیں بنتی ہے اصل چیز اس مقصد تک رسائی حاصل کرنا ہے جس کے لیے فاطمہ جناح اپنی آخری سانس تک بے چین رہیں اور وہ مقصد تھا پاکستان کا استحکام، عوام کی خوشحالی اور قائداعظم کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل درآمد۔ تاریخ واقعات سے ترتیب ضرور پاتی ہے لیکن ان واقعات میں مضمر پیغام اہمیت رکھتا ہے۔ ہم نے واقعات کو تاریخ سمجھ لیا ہے اور اس پیغام کو نظر انداز کردیا ہے جو ان واقعات کی روح ہے''۔

میں ۱۹۶۴ء میں ملک سے باہر چلا گیا تھا جس کی بناء نہ ہی میں محترمہ فاطمہ جناح کی انتخابی مہم دیکھ سکا اور نہ ان کی تدفین میں شریک ہوسکا۔ اور شاید یہ اچھا ہی ہوا ورنہ مجھ کو بھی دیگر رہنماؤں کی طرح ضمیر کی ندامت کا شکار ہونا پڑتا۔ البتہ آج بھی ان کے اس فیصلہ کی تائید کرتا ہوں کیونکہ یہ فیصلہ ملک اور قوم کے مفاد میں تھا۔ وہ اگر بحیثیت صدارتی امیدوار ایوب خان کے مقابلے میں انتخابات میں کھڑی نہ ہوتیں تو ہم کبھی بھی ملک جمہوریت کے قیام کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب نہ ہوتے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے جو شمع جمہوریت روشن کی تھی وہ آج بھی ہمارے دلوں میں روشن ہے''۔

''محترمہ فاطمہ جناح اور قائداعظم کے مزاج میں یقیناً ایک مماثلت موجود تھی لیکن اسکے باوجود قائداعظم ایک مختلف شخص تھے اور محترمہ فاطمہ جناح ایک مختلف عورت تھیں۔ قائداعظم نہایت مضبوط اعصاب کے مالک تھے جبکہ محترمہ فاطمہ جناح عورت ہونے کے ناتے اپنے مزاج میں نرم واقع ہوئی تھیں۔ کچھ عادتیں یقیناً یکساں تھیں مگران

CamScanner

سے مجموعی مزاج کا تعین نہیں کیا جا سکتا''۔

''محترمہ فاطمہ جناح نے قائداعظم کے انتقال کے فوراً بعد مجھے طلب کیا اور کہا کہ قائد کی تجہیز و تکفین کے انتظامات تمہاری ذمہ داری ہیں چنانچہ میں نے کراچی کے ایڈمنسٹریٹر سید ہاشم رضا کو بیرونی انتظامات سپرد کیے اور خود میت کو غسل دینے کا فریضہ انجام دیا۔ اس موقع پر میرے ساتھ محمد علی رنگون والا بھی موجود تھے۔ یہ میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز تھا جس کے لیے میں اپنی آخری سانس تک محترمہ فاطمہ جناح کا احسان مند رہوں گا''۔

قائداعظم کا انتقال اور ان کی تدفین ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ پوری قوم رو رہی تھی۔ میں بھی رو رہا تھا۔ میں ٹوٹ گیا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے پاکستان کے جہاز کو طوفان نے آلیا ہو اور وہ ہچکولے کھا رہا ہو''۔

''اس سانحہ کا سب سے زیادہ صدمہ محترمہ فاطمہ جناح کو تھا۔ ان کے عظیم بھائی ان سے بچھڑ گیا تھا مگر انہوں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ بس ساکت آنکھوں سے سب کچھ دیکھتی رہیں۔ ایسی صورت میں مجھ میں اتنی ہمت ہی پیدا نہیں ہو سکی کہ میں ان سے قائداعظم کے انتقال پر دو حرف تعزیت کے کہہ سکوں''۔

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اللہ کا اُن سے یہ وعدہ ہے کہ زمین پر انہیں حکومت اور اقتدار عطا کرے گا، جیسے ان سے پہلوں کو دیا تھا۔ اور جو دین کے لیے لیے پسند کیا ہے اسے مضبوط کرے گا۔ ان کے خوف کو امن اور طمانینت سے بدل دے گا''۔ [القرآن نور، آیت: ۵۵]

CamScanner

اطلاعات انجمن

مرتب: تاج محمد جان

ماہِ جشن آزادی

اگست وطن عزیز کی آزادی کا ماہ ہے۔اگست کا ایک مطلب تو انگریزی سال کا آٹھواں مہینہ ''اگست'' ہے۔ اس کا ایک اور بلکہ کئی دیگر معنی بھی ہیں۔جشن آزادی اور انجمن فیض الاسلام پر بات کرنے سے پہلے کیلنڈر سے ہٹ کر اگست کے دوسرے معانی جان لینا دلچسپی سے خالی نہیں۔اگست AUGUST کا اردو میں مطلب یا معنی عالی شان کے ہیں۔اونچی شان والا ،جلیل القدر، مہربانی، بلند بخت اور عزت والا اور اسی نوع کے دیگر الفاظ کو جملوں کے اندر بیان کرنا ہو تو انگریزی زبان میں AUGUST ان صفات کے اظہار کے لیے بلاتردد استعمال کیا جاسکتا ہے۔وطن عزیز پاکستان کی آزادی اور ماہِ اگست کے تعلق پر غور کیا جائے تو جو واسطہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کو تحریک پاکستان کی جدوجہد کے ساتھ تھا اسی تعلق یا واسطے کو قدرت کاملہ نے پاکستان کی آزادی اور لفظی معانی کے باوصف اگست کے مہینے کے ساتھ جوڑ دیا۔میں یہاں ایک انگریزی جملہ چھوڑ رہا ہوں جس کے معانی وتشریح میں صاحبان علم وآگاہ پہلی دفعہ بلند ہونے والے نعرے ''پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ سے لے کر 14 اگست 1947ء تک کی جدوجہد اور اس کے نتیجے پر فکر و دانش اور علم وعمل کی ایک ندی بہا سکتے ہیں۔جملہ یہ ہے کہ (THE PAKISTAN IS AN AUGUST COUNTRY) کائنات کی سب سے بڑی شان وعزت والے کلمے سے جڑے نعرے کو واقعی بڑی عزت ملی ورنہ تاریخ میں بڑے بڑے لیڈروں اور دانشوروں کا کہا محفوظ ہے کہ پاکستان کا قیام ناممکن ہے۔

14 اگست 1947ء ہماری آزادی کا دن ہے۔پاکستان کے قیام سے چار سال قبل انجمن فیض الاسلام کا قیام بھی بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی مرضی ومنشاء اور حکم کے مطابق عمل میں آیا۔شروع دن سے انجمن کو مخلص اور بلند پایہ نابغہ روزگار شخصیات کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔انجمن فیض الاسلام میں ہر سال یوم جشن آزادی کی تقریب پورے تزک واحتشام کے ساتھ منائی جاتی ہے جس میں مجلس منتظمہ، اراکین اور انجمن کے تعلیمی اداروں کے اساتذہ کرام اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوتی ہے۔اس روز طلبہ کو پاکستان کی تحریک، آزادی اور تحریک آزادی کے ہیروز کے کردار وعمل کے موضوع پر اظہار کے مواقع دیئے جاتے ہیں۔جشن آزادی کی یہ تقریبات فیض آباد مرکز کے علاوہ نیو کیمپس مندرہ

CamScanner

اور دو بیرن کلاس میں بھی منعقد ہوتی ہیں۔ان کا مقصد نوجوان نسل کو تحریک پاکستان کے دوران ہمارے اسلاف کی جانب سے دی جانے والی قربانیوں کو یاد کرنا اور انہیں خراج تحسین پیش کرنا ہوتا ہے۔یہیں سے آزادی کی قدر و قیمت بھی اجاگر ہوتی ہے اور بچے اپنے قومی ہیروز کے کردار و عمل سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔اس سال بھی یوم جشن آزادی کے موقع پر یہ تقریبات منعقد ہونگی جن میں بچوں کی تقاریر، سرکہانیاں، ملی نغمے اور خاص طور پر صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد جیسے بڑے تاریخ دان کی زبانی تحریک پاکستان کے مختلف مراحل کے چھپے گوشے پیش کئے جائیں گے۔

انجمن کے تعلیمی اداروں کے اساتذہ کی پیشہ ورانہ مہارت میں اضافے کے لیے تربیتی ورکشاپ

انجمن فیض الاسلام کے تعلیمی اداروں میں علم کا نور بانٹنے والے اساتذہ کرام کی پیشہ ورانہ مہارت اور جدید طریقہ ہائے تدریس سے ان کو آگاہ کرنے کے لیے ہر سال تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔اس سال اساتذہ کے لیے یہ تربیتی ورکشاپ 4 اگست سے شروع ہوگی۔فیض الاسلام ماڈل سیکنڈری سکول فیض آباد مرکز کے پرنسپل شبیر احمد ستی نے بتایا کہ یہ ورکشاپ فیض آباد مرکز میں منعقد ہوگی جس میں فیض آباد، مندرہ، ٹرنک بازار، دو بیرن کلاں اور دیگر مراکز میں موجود سکولوں کے اساتذہ شرکت کریں گے ۔ اساتذہ کرام کی پیشہ ورانہ مہارتوں میں اضافے اور انہیں درس و تدریس کے جدید طریقوں سے آگاہ کرنے کے لیے یہ ورکشاپ ہر سال منعقد ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ورکشاپ 4 اگست کو شروع ہوگی اور 8 اگست تک جاری رہے گی۔ورکشاپ کے اختتامی روز ایک سادہ مگر پروقار تقریب منعقد ہوگی جس میں تربیت حاصل کرنے والے اساتذہ کرام کو اسناد دی جائیں گی۔

سعادت حج بیت اللہ

فیض الاسلام گرلز سکول مندرہ کی ہیڈ مسٹریس محترمہ مسرت شفیق صاحبہ اور ہیڈ ماسٹر فیض آباد شبیر احمد ستی کی زوجہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد بخیریت واپس پہنچ گئی ہیں۔انجمن کی انتظامیہ نے ان کو یہ سعادت حاصل ہونے پر مبارک باد پیش کی ہے۔

عشق کیا ہے۔؟ اتباعِ مصطفیٰ ﷺ

عشق کیا ہے۔؟ صبر و تسلیم و رضا

(اقبالؒ)

توشۂ آخرت

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اُن کے مال کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک دانہ، کہ اس سے سات بالیاں اُگیں۔ اور ہر ہر بالی کے اندر سو سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے افزونی دیتا رہتا ہے۔ اللہ بڑا وسعت اور بڑا علم والا ہے۔ (سورۃ البقرہ:۲۶)

☆

☆ انجمن کے مرکزی دفتر (ٹرنک بازار) اور فیض آباد کمپلیکس کی برانچوں میں موصول ہونے والے عطیات کی فہرست۔

اس شمارے میں جس ماہ کے عطیات کی فہرست شائع ہو رہی ہے۔ اگر آپ نے اسی ماہ میں عطیہ دیا ہو تو اپنی رسید نمبر کے مطابق جس جگہ اور جس تاریخ کو عطیہ دیا ہو وہیں تلاش کیجئے۔

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ جون 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26 جون 25	19840	والد مرحوم عبدالقیوم بٹ	راولپنڈی	100
//	19841	ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	19842	سعد شفقت معرفت ڈاکٹر سعدیہ	//	1000
//	19843	ندیم کوثر مرحوم معرفت نعیم کوثر	//	1000
//	19844	رفیق کوثر واہلیہ رفیق کوثر مرحومین	//	3000
//	19845	گلیکسی پیکچرز	//	500
//	19846	عائشہ قیوم صاحبہ	انشاں کالونی	100
//	19847	محمد عثمان معرفت عائشہ قیوم	//	100
//	19848	محمد عمر معرفت عائشہ قیوم	//	100
//	19849	عبدالقیوم معرفت عائشہ قیوم	//	100
//	19850	دولتاں بی بی معرفت عائشہ قیوم	//	100
//	20536	میسرز نواز فیبرکس	راولپنڈی	500
//	20537	عظیم صاحب	//	5000
//	20538	مختار احمد صاحب	//	100
//	20539	شیخ سلیمان عزیز صاحب	//	5600
//	5976	محمد علی صاحب	//	15400
27 جون 25	20540	کامران صاحب	راولپنڈی	1000
//	20541	اذان فیبرکس	//	500
//	20542	مختار احمد صاحب	//	100
//	20543	وقار احمد صاحب	//	500
28 جون 25	20544	حاجی لیث اللہ صاحب	//	1000
//	20545	مختار احمد صاحب	//	100
//	20546	ذوالفقار صاحب	//	2000
//	20547	عبدالرافع صاحب	//	5000
28 جون 25	20548	محمد ارشد خان صاحب	راولپنڈی	4245
29 جون 25	20549	اذان فیبرکس	//	500
//	20550	شفیع ٹرنک	//	1500
//	20551	ساجد نواز قریشی صاحب	//	2000
//	20552	لطیف صاحب	//	500
//	20553	شہباز صاحب	//	7000
//	20554	مختار احمد صاحب	//	100
30 جون 25	20555	جاوید صاحب	راولپنڈی	1000
//	20556	پیروز بخت قاضی صاحب	لاہور	15000
//	20557	اذان فیبرکس	راولپنڈی	500
//	20558	نیکدل مسلمان	//	500
//	20559	مختار احمد صاحب	//	100
//	20560	ایس ایم بشیر صاحب	//	20000

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ جولائی 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
کیم جولائی 25	20561	نثار صاحب	راولپنڈی	1000
//	20562	جاوید بٹ صاحب	//	300
//	20563	مختار احمد صاحب	//	100
//	20564	خالد رشید، محمد ابوذر خالد صاحبان	//	700
2 جولائی 25	20565	محمد صابر حسین صاحب	اسلام آباد	1000
//	20566	والدین ثاقب بمعہ اہل خانہ	راولپنڈی	200
//	20567	محمد قیوم صاحب	//	500
//	20568	احمد حفیظ صاحب	//	23000
//	20569	-	-	-
//	20570	چندہ نمازیاں	راولپنڈی	5150
//	20571	شعیب واہل خانہ	//	100

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
2جولائی25	20572	امجد جاوید صاحب	راولپنڈی	2000
//	20573	مختار احمد صاحب	//	100
//	20574	لیف اللہ صاحب	//	500
3جولائی25	20575	لطیف صاحب	//	500
//	20576	مسز مختار صاحبہ	//	4000
//	20577	نوید مختار صاحب	//	2000
//	20578	مختیار صاحب	//	100
4جولائی25	20579	مختار صاحب	//	100
5جولائی25	20580	بریگیڈیئر ابراہیم انجم صاحب	//	5000
//	20581	مختار احمد صاحب	//	100
7جولائی25	20582	نواز الیکٹرکس	//	500
//	20583	سید ولی اللہ صاحب	//	15000
//	20584	محمد اشفاق صاحب	//	25000
//	20585	مختیار صاحب	//	100
//	20586	مسز فضل	//	10000
//	20587	جاوید اقبال صاحب سمعیہ جاوید صاحبہ	//	50000
8جولائی25	20588	عمران صاحب	//	7000
//	20589	نیکدل انسان	//	300
9جولائی25	17501	بریگیڈیئر فیض اللہ چیمہ	راولپنڈی	1000
//	17502	بریگیڈیئر منیر احمد چیمہ	//	1000
//	17503	بریگیڈیئر محمد الیاس خان	//	3000
//	17504	ماڈرن پینٹ صدر	//	200
//	17505	قاری نسیم صاحب	//	200
//	17506	حسن رضا زیدی صاحب	//	200
//	17507	K.B ٹرسٹ	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9جولائی25	17508	پروفیسر مسرت خان	راولپنڈی	500
//	17509	ڈیلٹن فارمیسی	//	3000
//	17510	رانا محمد یامین صاحب	//	2000
//	17511	کرنل خواجہ جاوید سرشاد	//	5000
//	17512	ندا فاروقی صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	17513	مسز شوکت فاروقی صاحبہ	//	1000
//	17514	کامران ملک، عثمان ملک ساجدہ نسیم	//	3000
//	17515	محمد عثمان ملک، آمنہ عثمان، خدیجہ عثمان صاحبان	//	6000
//	17516	عائشہ عثمان ملک صاحبہ	//	1000
//	17517	طارق محمود قریشی صاحب	//	10000
//	17518	سعید اختر انصاری صاحب	//	1000
//	17519	وقار رستم بخشی صاحب	//	1000
//	17520	امیر خان صاحب	//	500
//	17521	سجاد افضل چیمہ صاحب	//	1000
//	17522	سلمان محمود فاروقی صاحب	//	3000
//	17523	صلاح الدین ضیاء صاحب	//	1000
//	17524	عمر بن معین صاحب	//	3000
//	17525	عامر صاحب	//	2000
//	17526	نعمان حسن صاحب	//	2000
//	17527	ائیر کموڈور محمد علی صاحب	//	1000
//	17528	لیفٹننٹ کرنل عبدالعزیز خان	//	2000
//	17529	چوہدری احسان الحق صاحب	//	1000
//	17530	ناصر رشید صاحب	//	1000
//	17531	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم قمر	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9 جولائی 25	17532	علی خان بابر صاحب	راولپنڈی	1000
//	17533	محمد حسین صاحب	//	500
//	17534	جنرل نجیب اللہ صاحب	//	1000
//	17535	حبیب خان صاحب	//	500
//	17536	جنرل غلام حسین خان	//	100
//	17537	ڈاکٹر فوزیہ حسن صاحبہ	//	1000
//	17538	نبیل نجم صاحب	//	500
//	17539	محمد سعد بن عاصم زبیری	اسلام آباد	2000
//	17540	سعد بن عاصم زبیری	//	500
//	17541	بریگیڈیئر فرخ حیات خان	//	10000
//	17542	کرنل ہمایوں صاحب	//	4000
//	17543	تنویر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	17544	کموڈور سہیل عابد صاحب	//	2000
//	17545	منظر احمد صاحب	//	3000
//	17546	منظر احمد صاحب	//	2000
//	17547	منظر احمد برائے والد صاحب	//	1000
//	17548	منظر احمد برائے والدہ صاحبہ	//	1000
//	17549	منظر احمد برائے زوجہ مرحومہ	//	1000
//	17550	ڈاکٹر ریاض احمد صاحب	//	2000
//	20590	خالد ندیم صاحب	راولپنڈی	1000
//	20591	نیکدل انسان	//	100
//	20592	اذان فیبرکس	//	500
//	20593	بشارت صاحب	//	2000
//	20594	مختار صاحب	//	100
10 جولائی 25	20595	محمد انیس صاحب	//	6821
//	20596	عمیر رضا صاحب	//	20000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 جولائی 25	20597	بشریٰ، شکیبہ صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	20598	محمد اکبر، بیگم محمد اکبر صاحب	//	2000
//	20599	بشرا صاحبہ، شکیبہ صاحبہ	//	5000
11 جولائی 25	21151	جمشید صاحب	//	1000
//	21152	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	21153	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	21154	انجم نوید، مبشر نوید صاحبان	//	5000
//	21155	نسیم اشتیاق	سہام روڈ	1000
//	21156	نسیم اشتیاق	//	1000
//	21157	والدین مرحومین اشتیاق رسول	//	1000
//	21158	چوہدری اشتیاق رسول	//	1000
//	21159	چوہدری نوید اشتیاق	//	4500
//	21160	چوہدری خالد اشتیاق	//	1000
//	21161	ہدا خالد صاحبہ	//	500
//	21162	نوید اشتیاق صاحب	//	2500
//	21163	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	21164	شاہد اشتیاق صاحب	//	1000
//	21165	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	21166	والدین مرحومین بیگم نوید	//	200
//	21167	محمد حسن صاحب	//	100
//	21168	محمد طیب صاحب	//	200
//	21169	راجہ پرویز حسین صاحب	افشاں کالونی	200
//	21170	والدین مرحومین راجہ پرویز حسین	//	200
//	21171	محمد عمران صاحب	//	100
//	21172	شیخ احسان الٰہی مرحوم	سلائٹ ٹاؤن	100
//	21173	ساجدہ احسان مرحومہ	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
11جولائی25	21174	محمد اعظم خان مرحوم	راولپنڈی	100
//	21175	نادرہ بی بی مرحومہ	//	100
//	21176	آمنہ اعجاز صاحبہ	//	100
//	21177	ہمنا اعجاز صاحبہ	//	100
//	21178	عبداللہ اعجاز صاحب	//	100
//	21179	مریم ایاز صاحبہ	//	100
//	21180	وسیم اشفاق صاحب	//	100
//	21181	محمد سبحان ایاز صاحب	//	100
//	21182	ڈاکٹر رضوان صاحب	//	2000
//	21183	الیون ویلیوز	DHA	1000
//	21184	موٹلیک شلوشن	//	1000
//	21185	احمد محمود زبیر مرحوم	//	1650
//	21186	نسرین محمود صاحبہ	//	50
//	21187	نسرین محمود صاحبہ	//	200
//	21188	طاہر اسلام زبیری صاحب	//	50
//	21189	عمیلا سعد صاحبہ	//	50
//	21190	رابعہ محمود صاحبہ	//	50
//	21191	محمد محسن شبیر فاطمہ مرحومین	//	100
//	21192	اسماء محمود بمعہ فیملی	//	300
//	21193	خرم مجتبیٰ بمعہ فیملی	//	300
//	21194	محمد شبیر حسن مرحوم	//	50
//	21195	سردار فاطمہ شہر بانو مرحومین	//	100
//	21196	فرخ محمود، عائشہ نور فاطمہ حسن حلیمہ، عمارہ بتول محمد زبیر	//	400
//	21197	عائشہ قیوم صاحبہ	افشاں کالونی	50
//	21198	محمد عثمان صاحب	//	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
11جولائی25	21199	محمد عمر صاحب	افشاں کالونی	50
//	21200	زلیخاں بی بی	کمیٹی چوک	100
//	20600	ارشد علی اینڈ فیملی	راولپنڈی	1200
//	20601	مسز خالد صاحبہ	//	1270
//	20602	منسوخ	-	-
//	20603	مبشرہ عابد صاحبہ	راولپنڈی	5000
//	20604	اذان فیبر کس	//	500
//	20605	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
//	20606	مختار احمد صاحب	//	100
12جولائی25	20607	انجمن فیض الاسلام بکس نمبر ۱	//	25400
//	20608	قاری نسیم صاحب والدین	//	200
//	20609	اذان فیبر کس	//	500
//	20610	طاہرہ جبین صاحبہ	//	500
//	20611	محمد فاروق صاحب	//	500
//	20612	نثار الدین صاحب	//	1000
//	20613	Mourice sb	//	1000
//	20614	مختار احمد صاحب	//	100
//	20615	عادل محمود صاحب	//	3000
13جولائی25	20616	اشرف جاوید فیملی	راولپنڈی	1000.
//	20617	محمد عثمان احمد صاحب	//	1000
//	20618	طاہرہ اشرف صاحب	//	1000
//	20619	اذان فیبر کس	//	500
//	20620	مختار احمد صاحب	//	100
14جولائی25	20621	ارشاد الرحمان صاحب	راولپنڈی	2500
//	20622	بابر رحمان صاحب	//	2500
//	20623	نور اشرف اینڈ سنز	//	2000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14 جولائی 25	20624	اذان فیبرکس	راولپنڈی	500
//	20625	ایس ایچ	//	200
//	20626	منسوخ	-	-
//	20627	خیال محمد صاحب	راولپنڈی	1500
15 جولائی 25	17651	شفا میڈیکوز	ایبٹ آباد	3500
//	17652	ڈاکٹر احمد جسرا صاحب	اسلام آباد	1000
//	17653	کرنل خواجہ جاوید سرشاد	//	5000
//	17654	عائشہ آمنہ، خدیجہ عثمان	//	2000
//	17655	کامران ملک، عثمان ملک، ساجدہ نسیم صاحبان	//	3000
//	17656	وقار رستم بخشی صاحب	//	1000
//	17657	سعید اختر انصاری صاحب	//	1000
//	17658	طارق محمود قریشی صاحب	//	5000
//	17659	مسز شوکت فاروق	//	10000
//	17660	زارا بی بی صاحبہ	//	10000
//	17661	سلمان محمود فاروقی صاحب	//	3000
//	17662	صلاح الدین ضیاء صاحب	//	1000
//	17663	عمیر بن معین صاحب	//	2000
//	17664	عامر صاحب	//	2000
//	17665	شاہد الرحمان صاحب	//	2000
//	17666	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	//	5000
//	17667	بیگم صاحبہ بریگیڈیئر اعجاز الدین صاحب	//	1000
//	17668	میجر جنرل خواجہ احسان اسلم	//	1000
//	17669	عبدالعزیز و زوجہ	راولپنڈی	500
//	17670	شمشاد علی قریشی و زوجہ	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 جولائی 25	17671	محمد امین صاحب	راولپنڈی	500
//	17672	بریگیڈیئر وسیم سعید صاحب	//	500
//	17673	بریگیڈیئر عامر یعقوب	//	1000
//	17674	محمد ابراہیم صاحب	//	1000
//	17675	ڈاکٹر نوید حسن صاحب	//	1000
//	17676	بریگیڈیئر محمد الیاس خان	راولپنڈی	3000
//	17677	بریگیڈیئر فیض اللہ چیمہ	//	1000
//	17678	بریگیڈیئر منیر احمد چیمہ	//	1000
//	17679	ماڈرن پینٹ صدر	//	200
//	17680	نعمان حسن صاحب	//	3000
//	17681	ائیر کموڈور محمد علی صاحب	//	1000
//	17682	لیفٹننٹ کرنل عبدالعزیز خان	//	2000
//	17683	چوہدری احسان الحق صاحب	//	1000
//	17684	ناصر رشید صاحب	//	1000
//	17685	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم قمر	//	1000
//	17686	علی خان بابر صاحب	//	1000
//	17687	محمد حسن صاحب	//	300
//	17688	جنرل غلام حسن خان	//	100
//	17689	حسیب خان صاحب	//	500
//	17690	نبیل نجم صاحب	//	500
//	17691	جنرل نجیب اللہ صاحب	//	1000
//	17692	سید بنیاد علی شاہ صاحب	//	500
//	17693	ڈاکٹر ملک شفقت حسن	//	2000
//	17694	حسن رضا زیدی صاحب	//	200
//	17695	کے پی ٹرسٹ	//	1000
//	17696	پروفیسر مسرت خان صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 جولائی 25	17697	ڈیلٹن فارمیسی	راولپنڈی	3000
//	17698	رانا محمد یامین صاحب	//	1000
//	17699	عاصم زبیری صاحب	//	500
//	17700	عاصم زبیری صاحب	//	2000
//	20628	نیکدل مسلمان	راولپنڈی	500
16 جولائی 25	20629	اذان فیبرکس	//	500
//	20630	شہباز صاحب	//	15000
17 جولائی 25	20631	نواز فیبرکس	//	500
//	20632	شفیع صاحب	//	1500
18 جولائی 25	20633	غضنفر صاحب	راولپنڈی	1000
//	20634	محمد رمضان صاحب	//	18000
//	20635	مختیار احمد صاحب	//	100
//	20636	ظفر مغل صاحب	//	1000
19 جولائی 25	21101	عمران صاحب	//	5000
//	21102	افراسیاب شیخ صاحب	//	500
//	21103	محمد ثاقب علی صاحب	//	2000
//	21104	ثاقب علی بمعہ فیملی	//	1000
//	21105	والدین مرحومین معرفت ثاقب علی	//	200
//	21106	ایک نیک دل انسان	//	100
//	21107	محمد نوید صاحب اے رحمان	//	3000
//	21108	ص نمبر ۱۲۷ محسن فارمیسی	//	2130
//	21109	طارق بیکری اینڈ جنرل سٹور	//	3350
//	21110	ص نمبر ۱۱۴ غلام محی الدین	//	2170
//	21111	ص نمبر ۱۹۷ حاجی خالد	//	4300
//	21112	ص نمبر ۱۸۴ بابر برادرز	//	860
//	21113	ص نمبر ۱۱۷ حاجی میاں نتھو جراح	//	1270

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19 جولائی 25	21114	ص نمبر ۲۹۷ نیو دہلی دواخانہ	راولپنڈی	510
//	21115	ص نمبر ۲ محمد ظہیر بٹ صاحب	//	1240
//	21116	نیکہ بانو صاحبہ	//	500
//	21117	شوکت ملک مرحوم	//	500
//	21118	ص نمبر ۳۹ حبیب الرحمان	//	140
//	21119	ص نمبر ۱۳ سعید الیکٹرک سٹور	//	500
//	21120	نیو کراچی ہوٹل	//	200
//	21121	ص نمبر ۱۳۹ لاہور ہوٹل	//	700
//	21122	محمد محبوب صاحب	//	500
//	21123	محمد اقبال صاحب	//	500
//	21124	چوہدری تیمور ظفر صاحب	//	1100
//	21125	والدین مرحومین چوہدری ظفر	//	500
//	21126	نیو چمن آٹوز	راولپنڈی	100
//	21127	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	2000
//	21128	نیک دل خاتون	//	500
//	21129	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	500
//	21130	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	21131	چوہدری نذیر حسین مرحوم	//	300
//	21132	ایک نیک دل خاتون	//	200
//	21133	افتخار احمد ستی صاحب	//	1000
//	21134	عبدالغفار صاحب	//	200
//	21135	حاجی معز الدین صاحب	//	4000
//	21136	ایک نیک دل انسان	//	200
//	21137	ایک نیک دل انسان	//	200
//	21138	یاسمین مرحومہ	//	100
//	21139	ص نمبر ۱۵۲ سودا سلف	اسلام آباد	3320

CS CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19 جولائی 25	21140	مس نمبر ۱۳۲ حمزہ آٹوز	اسلام آباد	1560
//	21141	مس نمبر ۱۲۳ بسم اللہ ہوٹل	//	1320
//	21142	ملک بشیر احمد و بیگم ملک بشیر احمد	//	100
//	21143	محمد عمران، عمران ٹریڈرز	راولپنڈی	1000
//	21144	سید تجمل حسین شاہ مرحوم	//	250
//	21145	دختر عزیز حسین صاحبہ	//	500
//	21146	سید زاہد حسین شاہ غازی مرحوم	//	250
//	21147	ساجد محمود، عثمان صاحبان	//	200
//	21148	مختار برادرز	//	200
//	21149	ملک خدا بخش و بیگم ملک خدا بخش	//	300
//	21150	ملک عمران صاحب	//	150
//	20637	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	20638	اذان فیبرکس	//	500
//	20639	مختیار احمد صاحب	//	100
20 جولائی 25	20640	اذان فیبرکس	//	500
//	20641	یوسف صاحب	//	500
21 جولائی 25	21201	ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	21202	والدہ مرحومہ سر ظفر اللہ خان مرحوم	//	3000
//	21203	والدہ محترمہ ظفر اللہ خان	//	3000
//	21204	سعد شفقت ڈاکٹر سعدیہ	//	1000
//	21205	شاہدہ منصور صاحبہ	//	500
//	21206	چوہدری حاکم علی مرحوم	//	500
//	21207	ثمین صدیق مرحومہ	//	500
//	21208	عبدالقادر صاحب	//	2500
//	21209	غلام فرید معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	21210	بیگم عبدالودود معرفت عبدالجلیل خان	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21 جولائی 25	21211	عبدالجلیل خان صاحب	اسلام آباد	5000
//	21212	بڑی ہمشیرہ معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	21213	سعدہ پروین معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	21214	آنسہ کوثر صاحبہ	//	5000
//	21215	شیخ اکرام مرحوم	//	5000
//	21216	بیگم ایوب مرحومہ	//	200
//	21217	سید سفیر الحق حقی، سید تحسین الحق حقی، فرح ناز	//	3000
//	21218	مختار احمد صاحب	//	2500
//	21219	پروین اظہر صاحبہ	اسلام آباد	3000
//	21220	مرحومین ارشد زمان انصاری و بیگم ارشد زمان	//	2000
//	21221	اتحاد پیکچرز	//	500
//	21222	شیخ عبدالحمید مرحوم	//	200
//	21223	اسلام آباد سوپ	//	2000
//	21224	گلیکسی پیکچرز	//	500
//	21225	ندیم کوثر مرحومہ معرفت نعیم کوثر	//	1000
//	21226	رفیق کوثر مرحوم معرفت نعیم کوثر	//	3000
//	21227	گلیکسی پیکچرز	//	1030
//	21228	میاں حسن احمد صاحب	//	2000
//	21229	افتخار سیٹھی صاحب	//	5000
//	21230	نجمہ عزیز صاحبہ	//	2000
//	21231	ارسلان پان	//	200
//	21232	دادی مرحومہ معرفت ڈاکٹر عبدالقیوم بٹ	ڈھوک الٰہی بخش	50
//	21233	دادا خان مرحوم ڈاکٹر عبدالقیوم بٹ	//	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21جولائی25	21234	والد مرحوم معرفت ڈاکٹر عبدالقیوم بٹ	ڈھوک الٰہی بخش	100
//	21235	والدہ مرحومہ عبدالقیوم بٹ	//	100
//	21236	تایا جان مرحوم عبدالقیوم بٹ	//	50
//	21237	چچا جان مرحوم عبدالقیوم بٹ	//	50
//	21238	عادل قیوم عبدالقیوم بٹ	//	50
//	21239	طارق قیوم عبدالقیوم بٹ	//	50
//	21240	ہارون قیوم عبدالقیوم بٹ	//	50
//	21241	عائشہ قیوم عبدالقیوم بٹ	//	50
//	21242	ذولیخاں بی بی عبدالقیوم بٹ	//	100
//	21243	عبدالقیوم ولد غلام محمد مرحوم	//	100
//	21244	اقراء فردوس	//	50
//	21245	سویرا ہارون	//	50
//	21246	ہانیہ ہارون	//	50
//	21247	محمد عثمان صاحب	//	50
//	21248	محمد عمر صاحب	//	50
//	21249	میر محمد معرفت ذولیخاں بی بی	//	50
//	21250	قاسم جان مرحومہ	//	50
//	20642	فیضان صاحب	راولپنڈی	5000
//	20643	اذان فیبرکس	//	500
//	20644	حاجی مکھن داد صاحب	//	5000
22جولائی25	20645	مبشرہ عابد صاحبہ	راولپنڈی	37082
//	20646	مبشرہ عابد صاحبہ	//	33000
23جولائی25	5973	اسلم کار کیئر	//	480000
//	5974	بنارس علی صاحب	//	90000
//	5976	راجہ زاہد اختر صاحب	//	49500
23جولائی25	5977	راجہ زاہد اختر صاحب	راولپنڈی	49500
//	5978	زاہد محمود صاحب	//	30400
//	5979	راجہ زاہد اختر صاحب	//	49500
//	5981	محمد علی صاحب	//	15400
//	5982	امجد محمود (مرحوم)	//	36300
//	20647	عدیل صاحب	//	100
//	20648	ایم۔آئی۔زیڈ	//	450
//	20649	محمد یاسین صاحب	//	500
24جولائی25	22001	بشیر احمد بھٹی صاحب	راولپنڈی	1000
//	22002	علی سائیکل ورکس	//	1000
//	22003	جوبلی الیکٹرک سٹور	//	100
//	22004	خرم شہزاد صاحب	//	100
//	22005	حاجی نذیر صاحب	//	50
//	22006	جان ٹی سٹور	//	200
//	22007	شیخ نصر اللہ فیملی	//	1000
//	22008	ہارون ٹریڈرز	//	100
//	22009	صدیق کارپوریشن	//	200
//	22010	پاک شوز	//	100
//	22011	میر حسین و بیگم میر حسین مرحومین	//	200
//	22012	نسرین ناصر، ناصر سعید مرحوم	//	800
//	22013	سید طالب حسین گیلانی مرحوم	//	1000
//	22014	پیر حسین صراف مرحوم	//	500
//	22015	آفتاب ہانڈے صاحب	//	200
//	22016	محمد اشرف خان جدہ والے	//	200
//	22017	چوہدری محمد ارشد صاحب	اسلام آباد	3500
//	22018	محمد پرویز عباسی ہوٹل	//	1670

CS CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
24 جولائی 25	22019	محمد ظفر، ظفر آٹوز	اسلام آباد	100
//	22020	چوہدری کریانہ سٹور	میرا شریف	2200
//	22021	شوال ٹریڈرز	چھان	490
//	22022	میر نواز کیٹرینگ	//	2020
//	22023	خواجگان آٹوز	//	500
//	22024	راجہ واجد پی سی او	//	500
//	22025	عبدالغفور صاحب	//	100
//	22026	عامر کریانہ سٹور	//	1050
//	22027	ڈاکٹر سجاد یونس صاحب	//	380
//	22028	عبدالوسیع الیکٹر سٹور	//	3000
//	22029	چوہدری شاکر خان	//	3560
//	22030	ندیم فوٹو اسٹوڈیو	راولپنڈی	6060
//	22031	سی والٹ گیسٹ	//	370
//	22032	دل پسند سویٹ اینڈ بیکرز	//	140
//	22033	قاضی نذیر احمد مرحوم	//	520
//	22034	ارسلان پان	//	4080
//	22035	نیلم پاک ڈرائی کلینز	//	660
//	22036	اشرف دی ہٹی	//	2140
//	22037	ہاشمی ریسٹورنٹ	//	200
//	22038	نصرت پرویز کاریگر	//	2100
//	22039	مجواہ ہوٹل	//	200
//	22040	حاجی ارشاد اینڈ فیملی	//	600
//	22041	اعتبار حسین صاحب	اسلام آباد	100
//	22042	والدین مرحومین منیر اختر عباسی	//	500
//	22043	عفت عزیز صاحبہ	راولپنڈی	1500
//	22044	وقار محمود صاحب	کہوٹہ	500
24 جولائی 25	22045	سہیل سیٹھی الیکٹرک سٹور	کہوٹہ	200
//	22046	سیٹھی الیکٹرک سٹور	//	1000
//	22047	عادل قیوم صاحب	راولپنڈی	60
//	22048	عبدالرحیم صاحب	کہوٹہ	550
//	22049	طارق قیوم صاحب	کمیٹی چوک	50
//	22050	ہارون قیوم صاحب	//	50
//	5980	سہیل امجد صاحب کرایہ اپریل تا جون ۲۰۲۵	راولپنڈی	718743
//	20650	والدین شازل گرفکس	//	1000
//	20651	اذان فیبرکس	//	500
//	20652	مختار صاحب	//	100
25 جولائی 25	20653	فرح جبین صاحبہ	//	5000
//	20654	مختار احمد صاحب	//	100
//	20655	اذان فیبرکس	//	500
26 جولائی 25	20656	اذان فیبرکس	//	500
//	20657	ظفر مغل صاحب	//	1000
//	20658	عادل صاحب	//	1000
//	20659	شیخ سلمان عزیز صاحب	//	5700
//	20660	نوید صاحب	//	1000
27 جولائی 25	20661	انعام احمد صاحب	//	5000
//	20662	بن اصغر صاحب	//	500
//	20663	اذان فیبرکس	//	500
//	20664	مختار صاحب	//	100
28 جولائی 25	20665	فیضان صاحب	//	1000
	20666	-	-	-
		(جاری)		

CS CamScanner

حسابات فیض آباد بابت ماہ جون 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5جون25	20027	عابد مظہر صاحب	راولپنڈی	5000
//	20028	طاہرہ ریاض صاحبہ	//	8500
//	20029	مس فرزانہ صاحبہ	//	30000
//	20030	مسعود صاحب	//	1000
//	20031	ظہرہ خانم صاحبہ	//	100000
//	20032	احسان عزیز صاحب	//	500
//	20033	مسرت جاوید	//	37500
//	20034	محمد عرفان صاحب	//	2000
//	20035	ڈاکٹر مہرین مسعود صاحب	//	14000
//	20036	مسز نذیر احمد صاحب	//	10000
//	20037	Dr Grana Khattak	//	10000
//	20038	راجا خرم اختر صاحب	//	5000
//	20039	عبدالغفار صاحب	اسلام آباد	2000
//	20040	عامر حسین صاحب	//	35000
//	20041	محمد شبیر عباسی صاحب	//	30000
//	20042	طیبہ جبین صاحبہ	//	6000
//	20043	محمد بشیر صاحب	//	2000
6جون25	20044	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20045	سیما خان صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	20046	مس منور سلطان	//	1000
//	20047	مس منور سلطان	//	500
//	20048	محمد ہارون الرشید صاحب	//	1000
//	20049	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	20050	سید عثمان احمد صاحب	//	6000
6جون25	20051	ملک ندیم صاحب	راولپنڈی	15000
//	20052	طارق پروی صاحب	اسلام آباد	25000
//	20053	منسوخ	-	-
//	20054	سراج صاحب	راولپنڈی	10000
//	20055	محمد عامر صاحب	//	500
//	20056	راجا رؤف صاحب	//	5000
//	20057	وریام حسین صاحب	//	10000
//	20058	امجد سلیم صاحب	//	2000
7جون25	20059	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20060	اسد ظفر صاحب	اسلام آباد	40000
//	20061	سجاد صاحب	راولپنڈی	1000
//	20062	علی حسن صاحب	//	140
//	20063	عامر صادق صاحب	اسلام آباد	2000
//	20064	سعد ارشد صاحب	//	1000
//	20065	حکیم احسان الحق صاحب	اسلام آباد	1000
//	20066	عبداللہ صاحب	//	1000
//	20067	ملک مستغیر حسین صاحب	راولپنڈی	1400
8جون25	20068	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20069	ایک نیک دل انسان	//	200
//	20070	محمد فاروق صاحب	اسلام آباد	11000
//	20071	گروپ کیپٹن پرویز اختر	//	2000
9جون25	20072	محسن جان	راولپنڈی	4000
//	20073	محمد انہاج صاحب	//	500
//	20074	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20075	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	5000
//	20076	گروپ کیپٹن خلیق الزمان شاہ	//	2000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9جون25	20077	فارس صاحب	راولپنڈی	30000
10جون25	20078	حسن صاحب	اسلام آباد	12000
//	20079	چوہدری طارق صاحب	//	4000
//	20080	وقاص صاحب	//	2000
//	20081	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20082	ڈاکٹر نازش صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	20083	سردار شوکت صاحب	//	10000
//	20084	چوہدری شاہد صاحب	//	500
//	20085	عاصمہ باجی صاحبہ	//	48000
//	20086	ندیم صاحب	//	15000
//	20087	ایک نیک دل انسان	//	12000
//	20088	ساجد صاحب	//	1500
//	20089	سید نوید فوزی صاحب	//	5000
//	20090	سید فوزی علی صاحب	//	2000
//	20091	اشفاق صاحب	//	6000
//	20092	عبدالحمید صاحب	//	2000
11جون25	20093	عادل قدوسی صاحب	راولپنڈی	3000
//	20094	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20095	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	//	13860
//	20096	میڈم نسیم نازمین	//	1500
//	20097	مسٹر شعیب صاحب اینڈ مدر	-	239373
//	20098	عبداللہ محمود بیگ صاحب	//	100
//	20099	مسعود اختر صاحب	//	1000
//	20100	محمد حسن علی حیدر صاحب	//	100
//	20101	ملازمین رہائشی کوارٹرز	//	6970
//	20102	سیف الرحمان صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
11جون25	20103	نعمان ظفر صاحب	//	5000
//	20104	سیف انرجی لمیٹڈ	اسلام آباد	100000
//	20105	مقبول حسین صاحب	//	2000
12جون25	20106	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20107	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20108	ظفر، عمیر صاحبان	//	8000
//	20109	محمد سعد خلجی صاحب	//	15000
//	20110	حدیقہ صاحبہ	//	1000
//	20111	اویس احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	20112	نیک آدمی	//	1000
//	20113	عبدالرقیب صاحب	//	200
//	20114	راجا نوید صاحب	//	1200
//	20115	عمار صدیق صاحب	اسلام آباد	110000
//	20116	عامر حسین صاحب	//	25000
//	20117	عامر حسین صاحب	//	12000
//	20118	خورشید صاحب	راولپنڈی	3000
//	20119	رضیہ بیگم صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	20120	صدقات	راولپنڈی	36000
//	20121	چوہدری کامران صاحب	اسلام آباد	1000
//	20122	محمد تحسین صاحب	راولپنڈی	2000
//	20123	مسز ثوبیہ فرید صاحبہ	اسلام آباد	30000
13جون25	20124	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20125	سیدہ عذرا صاحبہ	اسلام آباد	3000
//	20126	اویس مرسلین صاحب	//	3000
//	20127	نوید صاحب	راولپنڈی	5000
//	20128	عبداللہ صاحب	//	100

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
13 جون 25	20129	سید عثمان صاحب	راولپنڈی	6000
//	20130	رضی الرحمٰن صاحب	راولپنڈی	12000
//	20131	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	20132	اعجاز الحق صاحب	//	1000
//	20133	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	1000
14 جون 25	20134	ولید یونس صاحب	//	500
//	20135	ماہ رخ صاحبہ	//	500
//	20136	عبدالمنان صاحب	//	100
//	20137	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20138	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20139	علی رضا صاحب	اسلام آباد	2500
//	20140	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	20141	التفات رسول خان صاحب	//	30000
//	20142	ارسلان محبوب صاحب	//	5000
//	20143	حمزہ عرفان صاحب	//	3000
//	20144	ڈاکٹر منیب الرحمٰن صاحب	امریکہ	20000
//	20145	ریحان صاحب	اسلام آباد	2000
15 جون 25	20146	فیاض حسین صاحب	راولپنڈی	15000
//	20147	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20148	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20149	صدقات	//	30000
//	20150	محمد حسین علی حیدر صاحب	//	100
//	20151	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	راولپنڈی	5000
//	20152	فہد شیخ صاحب	//	9000
//	20153	صدقات	//	10000
//	20154	آفتاب شوکت صاحب	//	2500
16 جون 25	20155	نصرت آفتاب	//	2500
//	20156	غلام سرور صاحب	اسلام آباد	1000
//	20157	ماجد رحمٰن صاحب	//	5000
//	20158	امداد علی صاحب	راولپنڈی	7500
//	20159	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20160	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20161	خرم شہزاد صاحب	واہ کینٹ	2000
//	20162	اسامہ صاحب	راولپنڈی	2000
//	20163	محمد عبداللہ صاحب	//	500
//	20164	جنید بیگ صاحب	//	100
//	20165	اسد صاحب	//	3000
//	20166	شائستہ زید صاحبہ	//	2000
//	20167	صدقات	//	24000
17 جون 25	20168	شاہد صاحب	اسلام آباد	3000
//	20169	زید صاحب	//	1000
//	20170	شاہد صاحب	//	1000
//	20171	ابن ناصر صاحب	//	1000
//	20172	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20173	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20174	عبداللہ صاحب	//	10000
//	20175	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	20176	عبداللہ محمود بیگ صاحب	//	100
//	20177	عائشہ بیگ صاحبہ	//	50
//	20178	والدین محمد نثار	//	1000
//	20179	عبدالرحمان صاحب	//	1000
//	20180	محمد علی صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17جون25	20181	امیرہ سکندر	//	10000
//	20182	محمد انور صاحب	راولپنڈی	2000
//	20183	صلاح الدین صاحب	//	1000
//	20184	مریم بی بی صاحبہ	//	1000
//	20185	شکیل شجاع صاحب	//	1000
//	20186	ماہم رضوان سعید	//	250
18جون25	20187	محمد شفیع اللہ صاحب	راولپنڈی	5000
//	20188	محمد ظفر اقبال صاحب	//	10000
//	20189	فاطمہ عاقب صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	20190	عاقب انور صاحب	//	5000
//	20191	عامر حسین صاحب	//	30000
//	20192	عامر حسین صاحب	//	12000
//	20193	راشد مسعود صاحب	//	5000
//	20194	محمد شایان صاحب	//	1000
//	20195	عبدالناصر صاحب	//	3100
//	20196	دانیال حنیف صاحب	//	1050
//	20197	صدقات	//	34000
19جون25	20198	احمد حسن صاحب	راولپنڈی	3000
//	20199	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	20200	چوہدری رمضان صاحب	راولپنڈی	100000
//	20201	۲۰۹ح	//	25000
//	20202	خورشید صاحب	//	2000
//	20203	مس فہمیدہ سلطانہ صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	20204	مس نرگس سلطانہ صاحبہ	//	50000
//	20205	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	200
//	20206	عبداللہ بیگ صاحب	//	200
19جون25	20207	گروپ کیپٹن ناصر ضیاء	//	10000
//	20208	میڈم فہمیدہ صاحبہ	راولپنڈی	1200
//	20209	نازیہ ولی	//	600
//	20210	سجاد علی صاحب	//	1000
//	20211	احمد حسن صاحب	//	110000
//	20212	مسز جدہ شوکت	اسلام آباد	5000
//	20213	صدقات	راولپنڈی	70000
//	20214	احمد دلدار صاحب	//	20000
//	20215	احمد دلدار صاحب	//	2000
//	20216	نور آمنہ صاحبہ	//	4000
//	20217	رانیا احمد صاحبہ	//	2000
//	20218	عمیرہ احمد صاحبہ	//	2000
20جون25	20219	وجیہ بتول صاحبہ	اسلام آباد	2000
//	20220	ایک نیک دل انسان	//	2000
//	20221	راجا شکیل صاحب	//	10000
//	20222	ظہیر احمد صاحب	//	1000
//	20223	سیف الرحمان صاحب	//	1000
//	20224	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20225	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20226	شہیر	//	5000
//	20227	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	20228	شفاء فاؤنڈیشن	اسلام آباد	10000
//	20229	مسعود احمد صاحب	//	500
//	20230	نگینہ شاہین صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	20231	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	20232	محمد عارف صاحب	//	500

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
20 جون 25	20233	نعیم صاحب	راولپنڈی	3000
//	20234	صدقات	راولپنڈی	11000
21 جون 25	20235	صدقات	//	43000
//	20236	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20237	کراؤن آٹوز	//	100
//	20238	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20239	محمد عرفان صاحب	//	2000
//	20240	یاسر صاحب	//	10000
//	20241	پروین اختر صاحب	//	5000
//	20242	ارشد محمود صاحب	//	10000
//	20243	رضیہ بیگم صاحبہ	اسلام آباد	100000
//	20244	رضیہ بیگم صاحبہ	//	100000
//	20245	بیگم عفت لیاقت علی خان	چکوال	2000
//	20246	ایمان زہرا صاحبہ	//	17000
//	20247	منسوخ	-	-
//	20248	حماد یوسف صاحب	اسلام آباد	45000
//	20249	حماد یوسف صاحب	//	5000
//	20250	صدقات	راولپنڈی	35000
22 جون 25	20251	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20252	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20253	عمر صاحب	//	5000
//	20254	صدقات	//	2700
//	20255	تجمل حسین صاحب	//	1000
//	20256	نعیم علوی صاحب	واہ کینٹ	20000
//	20257	صدقات	راولپنڈی	29000
23 جون 25	20258	حمید حسین صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23 جون 25	20259	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20260	میڈم انجم صاحبہ	راولپنڈی	500
//	20261	کامران صاحب	//	2100
//	20262	احسان عزیز صاحب	//	500
//	20263	ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب	اسلام آباد	200000
//	20264	سید عثمان صاحب	//	6000
//	20265	محمد رشید صاحب	//	1000
//	20266	بن شمس صاحب	راولپنڈی	3000
//	20267	مزمت نواز	//	5000
//	20268	عمران ظہیر صاحب	اسلام آباد	4000
//	20269	سیف الرحمٰن صاحب	راولپنڈی	1500
//	20270	مسز شاہ سلطان صاحبہ	//	600000
24 جون 25	20271	بشیر احمد صاحب	//	500
//	20272	صدقات	//	35000
//	20273	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20274	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20275	ظفر ملک صاحب	//	12000
//	20276	صدقات	//	600
//	20277	عبدالخالق صاحب	//	500
//	20278	ظہیر احمد صاحب	//	1415
//	20279	مسز ماہ رخ ملک صاحبہ	//	1000
25 جون 25	20280	صدقات	راولپنڈی	64000
//	20281	ایک نیک دل انسان	//	500
//	20282	طاہر صاحب	//	5000
//	20283	فاخرہ نذیر قریشی صاحبہ	//	10000
//	20284	محمد ممتاز صاحب	//	5000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
25 جون 25	20285	عامر حسین صاحب	راولپنڈی	30000
//	20286	عامر حسین صاحب	//	12000
//	20287	علی صاحب	اسلام آباد	2000
//	20288	سید اسرار حسین صاحب	//	3000
//	20289	شائستہ زید صاحبہ	راولپنڈی	25000
//	20290	خدیجہ سبتین صاحبہ	//	5000
//	20291	میاں محمد جاوید صاحب	اسلام آباد	1000
//	20292	عائشہ بیگ صاحبہ	//	100
//	20293	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20294	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20295	حمزہ سعید صاحب	//	5000
//	20296	ریحان صاحب	//	4000
//	20297	طلحہ صاحب	//	20000
//	20298	صدقات	//	13000
//	20299	سردار عبید صاحب	//	100
//	20300	والدین سردار عبید غفور	//	100
26 جون 25	20301	۲۶۲	//	10000
//	20302	زاہد سلیم صاحب	//	2000
//	20303	مسعود اختر صاحب	اسلام آباد	500
//	20304	لیفٹننٹ کرنل عرفان الحق	//	10000
//	20305	سید عدنان شاہ صاحب	//	10000
//	20306	محمد زمرد مرزا صاحب	//	5000
//	20307	ایک نیک دل انسان	//	5000
//	20308	۲۶۹	//	12000
//	20309	عامرہ چوہدری	//	30000
//	20310	زاہد رضا صاحب	//	300

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26 جون 25	20311	سندس ریاض صاحبہ	اسلام آباد	700
//	20312	صدقات	اسلام آباد	27000
//	20313	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20314	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
27 جون 25	20315	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	200
//	20316	میڈم نوشابہ صاحبہ	//	500
//	20317	ذوالفقار علی صاحب	//	500
//	20318	صدقات	//	20000
//	20319	محمد خرم صاحب	//	3000
//	20320	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	20321	راحت مسعود قدوسی صاحب	//	5000
//	20322	سید عثمان احمد صاحب	//	6000
//	20323	نگہت ماجد ملک صاحبہ	//	10000
//	20324	صدقات	راولپنڈی	5700
//	20325	محمد بشارت صاحب	اسلام آباد	5000
//	20326	رضی الرحمان صاحب	راولپنڈی	5000
//	20327	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	20328	محمد اشرف صاحب	//	1000
//	20329	عبید غفور صاحب	//	100
//	20330	اقراء طاہر محمود صاحبہ	//	10000
28 جون 25	20331	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	20332	عبداللہ بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20333	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20334	کامران سلیم صاحب	//	2500
//	20335	شاہد اسحاق صاحب	//	2500
//	20336	حمزہ صاحب	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
28 جون 25	20337	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	20338	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	راولپنڈی	5000
//	20339	لیفٹننٹ کرنل (ر) طلعت علی رفیق صاحب	//	5000
//	20340	خورشید زمان صاحب	//	2000
//	20341	محمد عامر قریشی صاحب	//	2000
//	20342	منسوخ	-	-
//	20343	سردار شوکت صاحب	راولپنڈی	5000
//	20344	ڈاکٹر نازش صاحبہ	یوکے	5000
//	20345	طاہر محمود صاحب	راولپنڈی	500
//	20346	عنبر رضا صاحب	//	5000
//	20347	پیرزادہ راحت مسعود قدوسی	//	5000
//	20348	سید اعجاز حسین صاحب	//	4000
//	20349	شائستہ ماجد صاحبہ	//	3000
//	20350	سعدیہ دانیال صاحبہ	//	2000
29 جون 25	20351	دانیال حنیف صاحب	راولپنڈی	6000
//	20352	کراؤن آٹوز	//	100
//	20353	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20354	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20355	ضیاء الحق شمسی صاحب	//	15000
//	20356	محمود صاحب	//	18000
//	20357	۹۴	//	12000
//	20358	صغریٰ بانو صاحبہ	//	2000
//	20359	حمزہ	//	5000
//	20360	سعد رضا صاحب	راولپنڈی	10000
30 جون 25	20361	ڈاکٹر اقبال صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
30 جون 25	20362	زاہد رضا صاحب	راولپنڈی	500
//	20363	صدقات	//	21500
//	20364	قاضی ذکاء الرحمان صاحب	اسلام آباد	1000
//	20365	تجمل صاحب	راولپنڈی	1500
//	20366	زیب النساء ناصر	//	100
//	20367	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	20368	عبداللہ بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20369	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20370	غضنفر قان حمید صاحب	اسلام آباد	15000
//	20371	منسوخ	-	-
//	20372	گروپ کیپٹن (ر) خلیق الزمان شاہ صاحب	راولپنڈی	3000
//	20373	مسعود صاحب	اسلام آباد	1000
//	20374	میڈم زینت صاحبہ	راولپنڈی	1200
//	20375	ناصر، خالد صاحبان	//	12000
//	20376	احسان الحق صاحب	//	500
//	20377	ڈاکٹر صبیحہ اسد اللہ خان	اسلام آباد	400000
//	20378	محمد عاقل صاحب	راولپنڈی	500
//	20379	صدقات	//	43000
//	20380	جاوید صاحب	//	20000

حسابات فیض آباد بابت ماہ جولائی 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم جولائی 25	20381	حسین کھوکھر صاحب	راولپنڈی	70000
//	20382	عدیل احمد صاحب	اسلام آباد	5000
//	20383	جاوید صاحب	راولپنڈی	10000
//	20384	عرفان صاحب	//	15000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
کم جولائی 25	20385	محمد جمال اعوان صاحب	اسلام آباد	1200
//	20386	صغری بانو صاحبہ	//	500
//	20387	غلام سرور صاحب	راولپنڈی	500
//	20388	ڈاکٹر نبیلہ جاوید معرفت محمد جاوید	اسلام آباد	5000
//	20389	عامر صاحب	//	500
//	20390	مسٹر سہیل لطیف صدیقی	//	10000
//	20391	خرم شہزاد صاحب	واہ کینٹ	2000
//	20392	صدقات	راولپنڈی	33000
//	20393	ڈاکٹر عظمیٰ صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	20394	کرنل ر میاں محمد جمیل اطہر صاحب	راولپنڈی	4820
//	20395	کرنل ر میاں محمد جمیل اطہر صاحب	//	3750
//	20396	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20397	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	20398	زیب النساء صاحبہ	//	100
//	20399	کراؤن آٹوز	//	100
//	20400	محمد آیان صاحب	//	1750
2 جولائی 25	20401	محمد یاسین صاحب	اسلام آباد	5000
//	20402	محمد نصیر صاحب	راولپنڈی	200000
//	20403	حاجی محمد جہانگیر صاحب	//	50000
//	20404	ابرار الحق صاحب	اسلام آباد	21000
//	20405	کرنل مسعود صاحب	//	21000
//	20406	شانی شاہد صاحب	//	5000
//	20407	سعدیہ صاحبہ	//	1500
//	20408	امجد سلیم صاحب	//	1000
//	20409	ایس ایم نخی صاحب	//	300
//	20410	زیب النساناصر صاحبہ	راولپنڈی	100
2 جولائی 25	20411	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	20412	عبداللہ بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20413	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20414	نصیر احمد صاحب	اسلام آباد	5000
//	20415	محمد شعیب صاحب	//	6500
//	20416	اسد اقبال صاحب	راولپنڈی	18000
//	20417	عبدالحمید صاحب	//	100
//	20418	راجا سلیم الحق صاحب	//	7653
//	20419	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	500
//	20420	نصرت آفتاب	//	2500
//	20421	آفتاب شوکت صاحب	//	2500
//	20422	سلمان صاحب	//	1000
//	20423	محمد طلحہ صاحب	اسلام آباد	500
//	20424	نثار صاحب	//	2000
//	20425	شکور صاحب	راولپنڈی	500
//	20426	کشور جہان صاحبہ	//	2000
//	20427	راحت مسعود قدوسی صاحب	//	5000
//	20428	عبدالغفار صاحب	//	1000
//	20429	شاہ زیب صاحب	//	400
//	20430	ملک محمد اسلم صاحب	//	5000
3 جولائی 25	20431	محمد عثمان صاحب	راولپنڈی	10000
//	20432	شمسی صاحب	//	1000
//	20433	زاہد رضا صاحب	//	600
//	20434	صدقات	//	29000
//	20435	زیب النساء ناصر	//	100
//	20436	کراؤن آٹوز	//	100

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
3 جولائی 25	20437	عبداللہ بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	20438	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	20439	منسوخ	-	-
//	20440	توقیر حیدر اعوان صاحب	راولپنڈی	2700
//	20441	مائرہ صاحبہ	//	2000
//	20442	امجد صاحب	//	200
//	20443	محمود اختر کیانی صاحب	//	3000
//	20444	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	30000
//	20445	عامر حسین صاحب	//	12000
//	20446	ریحان صاحب	//	3000
//	20447	چوہدری شاہد صاحب	//	1000
//	20448	مسز خالدہ زاہد صاحبہ	راولپنڈی	20000
//	20449	تنویر حسین صاحب	//	7000
//	20450	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
4 جولائی 25	21401	مسرت جاوید	اسلام آباد	37500
//	21402	شاہد صاحب	//	15000
//	21403	زاہدہ یونس صاحبہ	//	500
//	21404	کوثر پروین صاحبہ	اسلام آباد	500
//	21405	محمد ساجد صاحب	//	8000
//	21406	صدقات	//	45000
//	21407	نوید صاحب	//	3000
//	21408	ناصر صاحب	راولپنڈی	100
//	21409	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	21410	عبداللہ بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	21411	طارق محمود بیگ صاحب	اسلام آباد	100
//	21412	راجا ثناء اللہ صاحب	//	4000
4 جولائی 25	21413	ظہور صاحب	راولپنڈی	1000
//	21414	گروپ کیپٹن ناصر ضیاء	اسلام آباد	10000
//	21415	اختر علی باجوہ صاحب	//	3000
//	21416	والدین مرحومین	راولپنڈی	2000
//	21417	طارق محمود صاحب	//	4250
//	21418	ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب	اسلام آباد	200000
//	21419	آریان	//	12000
//	21420	عامر حسین صاحب	//	30000
//	21421	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	21422	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	5000
//	21423	شاہدہ خانم معرفت محمد رضوان	اسلام آباد	20000
//	21424	گل رخ صاحبہ	//	3000
//	21425	سید عثمان احمد صاحب	راولپنڈی	6000
//	21426	ارسلان محبوب صاحب	//	5000
//	21427	جمشید علی صاحب	//	25000
//	21428	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	21429	احمد سعید صاحب	//	10000
//	21430	عامرہ چوہدری	//	20000
//	21431	نعیم صاحب	اسلام آباد	10000
//	21432	محمد مبین صاحب	//	1000
//	21433	سید محمد نثار حیدر صاحب	راولپنڈی	50000
//	21434	ڈاکٹر مبین ضیاء صاحب	//	1000
//	21435	نیک آدمی	//	5000
5 جولائی 25	21436	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	21437	رضوان صاحب	راولپنڈی	1000
//	21438	ڈاکٹر طاہر بشیر چوہدری	اسلام آباد	10000

CS CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6جولائی25	21439	محمد شبیر چوہدری صاحب	اسلام آباد	500
//	21440	غلام فاطمہ	//	500
//	21441	معین صاحب	//	3000
//	21442	محمد متین راشد صاحب	راولپنڈی	7000
//	21443	میاں شاہ صلاح الدین	اسلام آباد	5000
//	21444	صدقات	//	63000
//	21445	زینب النساء ناصر	راولپنڈی	100
//	21446	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	21447	عبداللہ بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	21448	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	21449	مقبول الٰہی صاحب	اسلام آباد	5000
//	21450	والدین مقبول الٰہی	//	1000
//	21451	شبیر احمد صاحب	//	2000
//	21452	اشفاق احمد صاحب	راولپنڈی	6000
//	21453	شمیم اے خان معرفت امجد جہانگیر قاضی صاحب	//	10000
//	21454	راجا خرم اختر صاحب	//	5000
//	21455	عبدالرحمٰن صاحب	//	6000
//	21456	ڈاکٹر نعیم صاحب	//	3000
//	21457	شکیل احمد صاحب	//	5000
//	21458	صغیر احمد صاحب	//	1000
6جولائی25	21459	مسز نعیم صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	21460	بخاری صاحب	//	5000
//	21461	صغریٰ بانو صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	21462	زینت النساء ناصر	//	100
//	21463	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
6جولائی25	21464	عبداللہ بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	21465	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	21466	مسز رفعت ریاض صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	21467	نازش صاحبہ	//	5000
//	21468	پرویز اختر قریشی صاحب	//	100000
//	21469	جہانزیب صاحب	راولپنڈی	2000
//	21470	قاضی محمد الٰہی صاحب	//	5000
//	21471	ندیم صاحب	//	15000
//	21472	مسز بابر صاحبہ	//	5000
//	21473	مسز تنویر صاحبہ	//	5500
//	21474	ذیشان صاحب	//	5000
//	21475	سہیل صاحب	//	4000
//	21476	ذوالفقار علی صاحب	//	1000
7جولائی25	21477	محمد امجد صاحب	اسلام آباد	7500
//	21478	مصطفیٰ صاحب	راولپنڈی	2000
//	21479	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	21480	عبداللہ بیگ صاحب	//	100
//	21481	زینب النساء ناصر	//	100
//	21482	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	21483	عمران صاحب	راولپنڈی	500
//	21484	ملازمین فیملی کوارٹر فیض آباد	//	6500
//	21485	سرور صاحب	//	30000
//	21486	ڈاکٹر مہرین مسعود صاحبہ	اسلام آباد	14000
//	21487	عثمان خالد صاحب	راولپنڈی	3000
//	21488	مسز جنید بیگ صاحبہ	//	100
//	21489	نصیر اللہ اعوان صاحب	اسلام آباد	14000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
7 جولائی 25	21490	عرفان اللہ اعوان صاحب	اسلام آباد	10000
//	21491	صدقات	//	49000
//	21492	بندہ خدا	//	450
//	21493	ملک ظفر اقبال صاحب	//	20000
//	21494	مسز محمد ہارون	//	1000
//	21495	راجہ عبدالرؤف صاحب	راولپنڈی	5000
//	21496	راجہ رؤف صاحب	اسلام آباد	10000
//	21497	ابرار الحق صاحب	//	21000
//	21498	کرنل مسعود صاحب	//	21000
//	21499	ماجد علی صاحب	راولپنڈی	500
//	21500	ملک عبدالرحمٰن صاحب	اسلام آباد	10000
8 جولائی 25	21501	بندہ خدا	//	5000
//	21502	محمد عظیم افتخار صاحب	راولپنڈی	500
//	21503	محمد اسد ریاض صاحب	//	28500
//	21504	محمد آصف صاحب	//	2850
//	21505	الیاس قدیر صاحب	اسلام آباد	500
//	21506	راجہ سکندر احمد صاحب	راولپنڈی	40000
//	21507	وقار احمد صاحب	اسلام آباد	300
//	21508	زریاب صاحب	//	5000
//	21509	ڈاکٹر عائشہ افضل صاحبہ	گلگت بلتستان	1000
//	21510	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	21511	محمد فرمان صاحب	//	10000
//	21512	محمد مبشر عباس صاحب	//	50000
9 جولائی 25	21513	طارق محمود بیگ صاحب	فیض آباد	100
//	21514	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	21515	عبداللہ بیگ صاحب	فیض آباد	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9 جولائی 25	21516	زین النساء ناصر اینڈ فیملی	راولپنڈی	100
//	21517	سیف انرجی لمیٹڈ	اسلام آباد	100000
//	21518	شاہد الحق صاحب	راولپنڈی	500
//	21519	میجر مطلوب احمد صاحب	//	5000
//	21520	محمد عمر صاحب	اسلام آباد	1000
//	21521	رضیہ اسرار صاحبہ	راولپنڈی	500
//	21522	طارق محمود بیگ صاحب	فیض آباد	100
//	21523	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	21524	عبداللہ بیگ صاحب	فیض آباد	100
//	21525	زین النساء ناصر	راولپنڈی	100
//	21526	فاطمہ عاقب صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	21527	عاقب انور صاحب	//	2000
//	21528	حماد صاحب	راولپنڈی	10000
//	21529	محمد فہیم صاحب	اسلام آباد	5000
//	21530	سید زرغون شاہ صاحب	کوہاٹ	1000
//	21531	محمد ممتاز ملک مرحوم	اسلام آباد	5000
//	21532	صدقات	راولپنڈی	70000
//	21533	بن شمس صاحب	//	5000
//	21534	ناصر محمود صاحب	//	2000
//	21535	عبدالرحمٰن صاحب	اسلام آباد	1000
//	21536	محمد ریاض صاحب	//	500
//	21537	محمد اسد ریاض صاحب	راولپنڈی	15000
//	21538	زاہد رضا اینڈ فیملی	اسلام آباد	770
//	21539	ظہیر بابر صاحب	//	7000
//	21540	عبدالناصر صاحب	//	4000
10 جولائی 25	21541	زیب النساء ناصر	فیض آباد	100

CS CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 جولائی 25	21542	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100
//	21543	عبداللہ بیگ صاحب	فیض آباد	100
//	21544	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	21545	بشریٰ مغل صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	21546	ڈاکٹر نازش صاحبہ	//	5000
//	21547	میڈم نسیم نازنین	راولپنڈی	1500
//	21548	آمدن بمد ڈینٹل کلینک	//	9000
//	21549	عبدالرحمٰن صاحب	//	7000
//	21550	عمر صاحب	//	5000
//	21551	محمد رشید صاحب	اسلام آباد	2000
//	21552	مسرت شفیق، عشرت سلیم، صائمہ خلیل، انیلہ خیام مندرہ	راولپنڈی	6300
//	21553	محمد ارشد صاحب	اسلام آباد	2000
//	21554	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	21555	ارشد حسین صاحب	//	1000
//	21556	عارف صاحب	//	1000
//	21557	عامر حسین صاحب	//	30000
//	21558	ندیم صاحب	//	15000
//	21559	ندیم صاحب	راولپنڈی	1000
//	21560	عامر حسین صاحب	//	12000
//	21561	امجد سلیم صاحب	//	1000
//	21562	صدقات	//	15000
//	21563	صغیر احمد صاحب	//	2000
11 جولائی 25	21564	محمد اعظم اعوان صاحب	اسلام آباد	1000
//	21565	CANON LINK	//	7000
//	21566	پی سی سٹور	//	7000

جاری

حسابات مندرہ کیمپس بابت ماہ جولائی 2025ء

14 جولائی 25	5718	این ایل سی ٹول پلازہ (کرایہ)	مندرہ	78858
//	5719	طاہر سلطان کیانی صاحب	//	4537
//	5720	شکیل احمد صاحب	//	10000
//	5721	طارق سٹی بوائز سکول کینٹین	//	3630
//	5722	محمد ارسلان صاحب	//	9074
//	5723	شازیہ سفیر گرلز سکول کینٹین	//	7260
//	5724	سہیل قریشی صاحب	//	2500
//	5725	زعفران شوکت صاحب	//	4000
//	5726	احسن ایاز صاحب	//	9000
//	5727	سہیل قریشی صاحب	//	2500
//	5728	عثمان طارق صاحب	//	3630
//	5729	محمد ذکی صاحب	//	6600
//	5730	شعیب محمود صاحب	//	1500
//	5731	شکیل احمد صاحب	//	10000
//	5732	میڈم ارم شہزادی صاحبہ	//	4950
//	5733	میڈم بلقیس صاحبہ	//	4950
//	5734	محمد اعجاز صاحب	//	5445
//	5735	طاہر محمود صاحب	//	5445
//	5736	عبدالرحمان صاحب	//	2722
//	5737	پرویز حسین صاحب	//	2722
//	5738	محمد صغیر صاحب	//	1815
//	5739	راشد پرویز صاحب	//	1815
//	5740	تسلیم زہرہ صاحبہ	//	2722
//	5741	CCTوسیم احمد صاحب	//	2722
//	5742	ملک افتخار صاحب (کرایہ)	//	27225

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14 جولائی 25	5743	محمد احسان صاحب	مندرہ	8000
//	5744	طارق حسین صاحب	//	5445
//	5745	عزیز الرحمان صاحب	//	8166
//	5746	فرید اللہ شاہ صاحب	//	10890
//	5747	معین جہانگیر صاحب	//	5000
//	5748	ندیم اختر صاحب (کرایہ)	//	5500
//	15709	محمد اسلم خان صاحب	مندرہ	1720
//	15710	محمد اسلم خان صاحب	//	5000
//	15711	محمد اسلم خان صاحب	//	2280
//	15712	فروخت روٹی ٹکڑے	//	1000
//	15713	محمد حفیظ صاحب	گوجرخان	10000
//	15714	محمد حنیف صاحب	//	10000
//	15715	محمد اسلام خان صاحب	مندرہ	1700
//	15716	محمد اسلم خان صاحب	//	200
//	15717	محمد اسلم خان صاحب	//	960
//	15718	یوسف شہزاد صاحب	//	1000
//	15719	امجد پرویز صاحب	//	11400
//	15720	طاہر سلطان کیانی صاحب	//	3500
//	15721	طاہر سلطان کیانی صاحب	//	3840
//	15722	گاڑی [illegible]	//	14580
//	15723	انگلش ایکسیس کلاس	//	21480
//	15724	محمد اسلم خان صاحب	//	200
//	15725	حسن جان صاحب	//	200
//	15726	زعفران شوکت صاحب	//	1300
//	15727	محمد اسلم خان صاحب	//	7200
//	15728	محمد اسلم خان صاحب	//	1500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14 جولائی 25	15729	محمد اسلم خان صاحب	مندرہ	1700
//	15730	غلام سرور صاحب	//	1000
//	15731	محمد ارسلان طارق صاحب	//	1520
//	15732	عثمان طارق صاحب	//	2520
//	15733	حاجی حسن محمد (مرحوم)	//	500
//	15734	سید زاہد حسین شاہ صاحب	//	500
//	15735	قاری محمد اعجاز صاحب	//	15760
//	15736	طاہر محمود صاحب	//	5560
//	15737	قاری عبدالرحمان صاحب	//	5000
//	15738	عزیز الرحمان صاحب	//	4080
//	15739	پرویز حسین صاحب	//	2280
//	15740	محمد صغیر صاحب	//	5000
//	15741	راشد پرویز صاحب	//	5000
//	15742	طارق حسین صاحب	//	5000
//	15743	طارق حسین صاحب	//	3400
//	15744	تسلیم زہرہ صاحبہ	//	7240
//	15745	جاوید مسیح	//	2000
//	15746	فیاض مسیح	//	2000
//	15747	میڈم ارم صاحبہ	//	880
//	15748	میڈم بلقیس صاحبہ	//	3000
//	15749	وسیم احمد صاحب	//	6240
//	15750	وسیم احمد صاحب	//	1700
//	20851	فروخت روٹی ٹکڑے	//	1300
//	20852	فرید اللہ شاہ صاحب	//	4560
//	20853	شعیب محمود صاحب	//	280
		(جاری)		

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(سورۃ المنافقون)

اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ وخیرات کر لیتا اور نیکو کاروں میں سے ہو جاتا۔ (آیت: 63:10)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر اسے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے، جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں" (صحیح البخاری: 1411)

ادارہ کے لیے امداد، خیرات، صدقات وزکوٰۃ کی رقوم مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں

ALLIED BANK LIMITED

Swift Code

ABPAPKKA

Account No: 0010014045790013

IBAN

PK 65 ABPA 0010014045790013

Branch Code 0339

Account Title

ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

MCB BANK LIMITED

Swift Code

MUCBPKKA

Account No: 0046702010017539

IBAN

PK 25 MUCB 0046702010017539

Branch Code 0467

Account Title

APNA GHAR ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

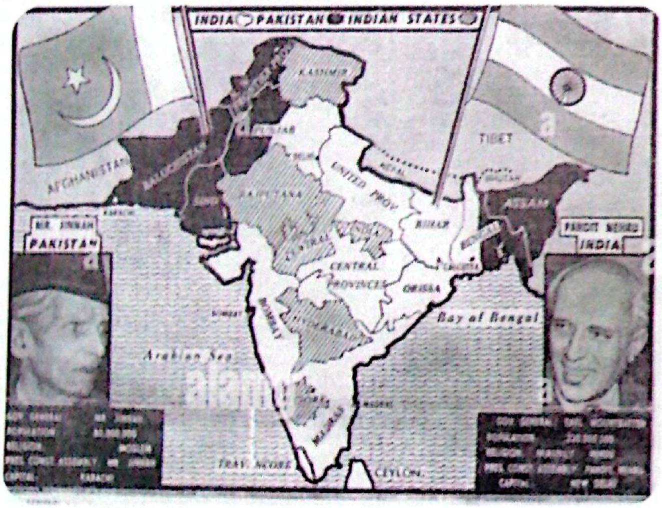

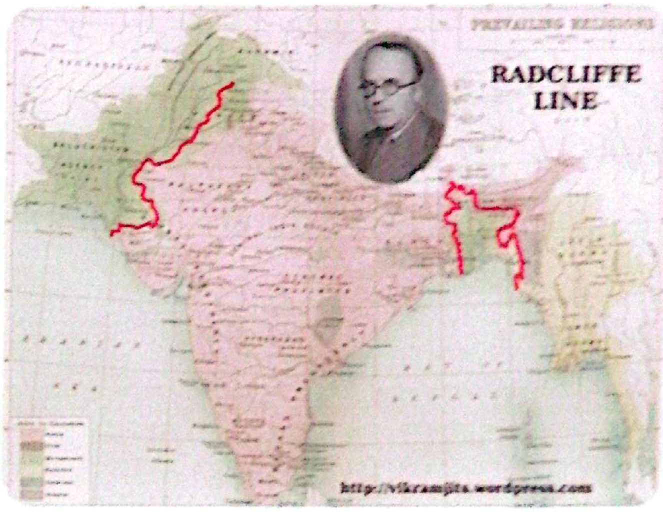

تقسیم برصغیر کے وقت کی مختلف تصاویر

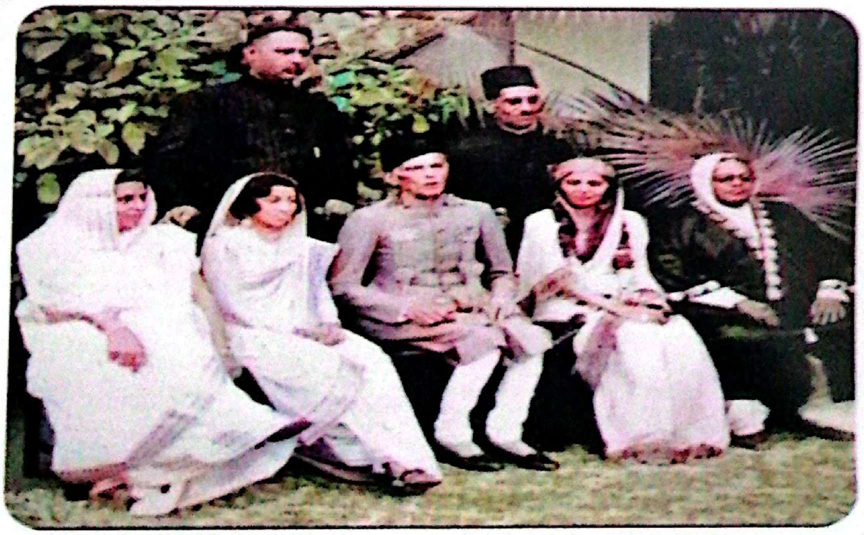

قائداعظم محمد علی جناح اپنی بہنوں اور خاندان کے دیگر افراد کے ہمراہ

Monthly Faiz-ul-Islam (Reg #. NPR-043)

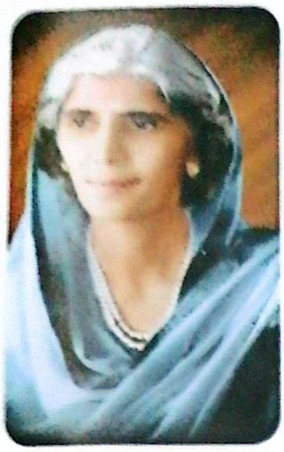

محترمہ فاطمہ جناح کی چند یادگار تصاویر، جن میں وہ اپنے بھائی قائداعظم محمد علی جناح کے امراہ ہیں۔
ایک اور تصویر میں وہ دورہ انجمن فیض الاسلام میں انجمن کے تاحیات صدر میاں حیات بخش (مرحوم) کے امراہ ہیں۔